قواعد زبان اُردو

مشہور بہ

رسالۂ گلگرست

متضمن قوانین صرف و نحو هندي

(GILCHRIST'S)

URDÚ RISÁLAH,

OR

RULES OF HINDUSTÁNÍ GRAMMAR.

CALCUTTA:

AT THE CALCUTTA SCHOOL-BOOK SOCIETY'S PRESS

SOLD AT THEIR DEPOSITORY, CIRCULAR ROAD.

1846.

قواعدِ زبانِ اُردو

یہہ رسالہ زبان ریختۂ ھندي کي صرف ونحو میں
مشتمل ھی دو مقالے پر *

مقالۂ اول مفردات میں

کلمہ وہ لفظ ھی کہ موضوع ھی واسطے ایک معنيِ
مفرد کے *
یہہ مقالہ شامل ھی تین بحث پر *

بحث اول

اسم وہ کلمہ ھی کہ دلالت کرے ایک معني پر ساتھہ
استقلال کے * یعنے دلالت کے واسطے محتاج دوسرے کي
طرف نہو اور اُسکے معنے کے ساتھہ زمانہ معتبر نہو *
اس بحث میں چار باب ھیں *

باب اول

تقسیم میں اسم کي باعتبار اشتقاق اور عدم اشتقاق کے *
جانا چاهئے که اِس اعتبار سے اِسم کي تین نوع هیں *
نوع اول * جامد وه اسم که نه وه مشتق هي نه مشتق
منه هی * یعنے نه نکلا هی وه کسو سے نه آسّے کوئي نکلا هی
جیسا پتّهر هاتي مرد رنڈي *
نوع دوم * مصدر وه اِسم هی که نکلیں آسّے افعال اور
اسماء مشتقه *
علامت مصدر کي هندي میں حرف نا هی* یعنے نون
و الف ساکن * اور مصدر کي چار قسم هیں* لازم جیسا آنا
جانا * متعدي بیك مفعول جیسا مارنا کاٹنا * متعدي
بدو مفعول جیسا کٹوانا دبوانا * متعدي به سه مفعول جیسا
دلانا * پهر مصدر متعدي مطلقا دو قسم هی معروف * مثال
آسکي مذکور هوئي اور مجهول چنانچه مارا جانا کٹوایا
جانا دلایا جانا * اور تفصیل آسکي کما حقّه بحث فعل میں
آویگي انشاء الله تعالی *

یاد رکھا چاھئے کہ مصدر دلالت کرتا ھی صادر ھونے پر فعل
کے فاعل سے یا قائم ھونے پر فعل کے فاعل میں * اور اِس
صُدور اور قیام کے بعد ایک کیفیت حاصل ھوتی ھی *
اُس کیفیت پر جو اسم دلالت کرے وہ حاصل بالمصدر
ھی * پس اکثر مصادر کی علامت کے حذف کرنے سے
جس قدر باقی رہے وھی حاصل بالمصدر ھی جیسا
مارپیٹ لوٹ کاٹ * اور کبھی صیغۂ جمع امر کا جو بغیر
ھمزے کے آتا ھی حاصل بالمصدر ھوتا ھی جیسا لگاو چڑھاو
دباو بچاو * اور کبھی ماضی واحد مذکر کے ساتھہ حرف نون
لانے سے جیسا لگان تکان * اور کبھی حرف باء پارسی کے
آنے سے جیسا مِلاپ *

نوع سوم * مشتق وہ اسم ھی کہ نکلے مصدر سے * پس
مشتق کی چار قسم ھیں *

قسم اول * اسم فاعل وہ کہ دلالت کرے ایسی ذات پر
کہ جسّے فعل صادر ھوے جیسا مارنیوالا * یا قائم ھو
جسمیں جیسا مرنے والا * اسم فاعل کی علامت اکثر واقع ھوتی
ھی لفظ والا یا ھارا یا ھار * اسم فاعل مذکر واحد مارنیوالا

جمع مارنیوالے مونث واحد مارنیوالی جمع مارنیوالیں مارنیوالیاں * فائدہ اکثر اسم فاعل عربی اور پارسی کا ہندی میں مستعمل ہی جیسا فاضل عاشق آیندہ روندہ *

قسم دوم * اسم مفعول وہ ہی کہ دلالت کرے ذات پر اُس شخص کی کہ جس پر فعل واقع ہووے * اسم مفعول کا وزن موافق ہی فعل ماضی کے وزن کے ساتھہ جیسا کہتے ہیں وہ تو میرا مارا ہی * اسم مفعول مذکر واحد مارا جمع مارے مونث واحد ماری جمع ماریں ماریاں * اور کبھی اسم مفعول کے صیغوں میں زائد ہوتا ہی لفظ ہوا اور ہوئے بیاے مجہول * ہوئی ہوئیں اور ہوئیاں بیاے معروف جیسا مارا ہوا وعلی هذا القیاس *

قسم سوم * اِسم حالیہ کہ وہ فی الواقع موافق اصطلاح عرب کے حال ہی * یعنے جو بیان کرے ہیئت فاعل کی یا مفعول کی * چنانچہ کہتے ہیں زید مارتا چلا جاتا تھا * یعنے جاتا تھا جس حالت میں کہ اُسسے مار صادر ہوتی تھی * اصطلاح میں اُسکی علامت ہی حرف تا و تے بیاے مجہول * اورتی اور تیں یا تیاں بیاے معروف * اِسم حالیۂ مذکر

مارتا مارتے مونث مارتي مارتیں مارتیاں * اور کبھي آسپر لفظ ھوا اور ھوئے اور ھوئي اور ھوئیں اور ھویاں زائد کرتے ھیں جیسا مارتا ھوا *

قسم چہارم * اسم تفضیل وہ ھی کہ دلالت کرے اوپر اِس بات کے کہ اُسکے مدلول کو فضیلت یعنے زیادتي ھی غیر پر پس اسم تفضیل کے واسطے کوئي صیغۂ خاص موضوع نہیں بلکہ لفظ سے اور میں اور حرف کا اُسکي علامت ھی جیسا وہ تجھسے بھلا ھی * اُن آدمیوں میں یہہ قابل ھی * یعنے قابلتر * سب کا بڑا وہ ھی *

فائدہ * اکثر اسماء تفضیل عربي وفارسي کے ھندي میں مستعمل ھوتے ھیں جیسا افضل احسن بہتر نیکتر بدتر * اور اسم آلے کے واسطے کوئي لفظ مقرر نہیں لیکن کبھي مصدر معنيِ ظرفیت کا فائدہ دیتاھی جیسا رمنا اورجھرنا * یعنے ھرن کے رہنے کي جاگہہ اور پاني کے جھرنے کي جاگہہ * اور اِسیطرح مصدر کبھي اسم آلے کے معنے کو مفید ھوتا ھی جیسا بیلنا * اور کبھي علامت اسم آلے کي نون ساکن یا لفظ ني ھوتا ھی جیسا بیلن بیلني کتري کریدني چھلني سونگھني لکھني *

باب دوم ۔

اسما باعتبار تعیّن اور عدم تعیّن معنی کے دو قسم ھیں *

قسم اول * نکرہ وہ اسم ھی کہ دلالت کرے ایک اسم غیر معیّن پر جیسا مرد پس دنیا کے سب مردوں پر صادق آ سکتا ھی * اور ایسے ھی آدمی مانس گھوڑا اونٹ *

قسم دوم * معرفہ وہ اسم ھی کہ ایک معیّن چیز پر دلالت کرے * اور معرفہ کی چار نوع ھیں *

نوع اول * عَلم وہ ھی کہ نام ھو ایک شخص معیّن کا جیسا زید * پس یہہ فقط اُس شخص پر دلالت کرتا ھی کہ جس کا نام ھی * اور ایسی ھی رام کشن سیتا رادھا *

فائدہ * جو عَلم کہ دلالت کرتا ھی ایک ذات معیّن پر ساتھہ ایک وصف کے وہ لقب اور خطاب ھی جیسا شمس الدولہ اور من موھن * راجپوتوں کے نام کے ساتھہ اکثر لفظ سنگھہ اور راے کا واقع ھوتا ھی چنانچہ بلونت سنگھہ اور دلپت راے اور مہاجنوں کے نام کے ساتھہ لفظ ساہ اور سیٹھہ کا جیسا گوکل ساہ اور جگت سیٹھہ * اور مسلمان فقیروں کے نام

ساتھہ لفظ شاہ اور صوفي اور ہندو فقیروں کے نام میں بھگت
اور گرو اور منڍي وغیرہ * اور برھمنوں کے نام میں لفظ پانڈے
اور تواري اور دوبے اور چوبے * اور اکثر نام بحقارت بھي
رکھتے ھیں جیسے کرکٹ اور چھکوڑیا اور کالي اور چرکٹ *

نوع دوم ضمیر * ہندي میں ضمائر کے چھہ لفظ ھیں میں
واحد متکلم * ھم جمع متکلم * تو یا تئیں مخاطب واحد *
تم جمع مخاطب * واحد غائب وہ * جمع غائب وے *

فائدہ * تذکیر وتانیث ہندي ضمائر میں برابر ھی * مثلا
بولا وہ مرد * بولي وہ عورت * اور تثنیہ کے واسطے کوئي صیغہٴ
خاص موضوع نہیں نہ اسما نہ افعال نہ حروف میں بلکہ تثنیہ
اور جمع مشترک ھیں * اور اسماء ضمائر منقسم ھیں تین قسم پر *

قسم اول * ضمیر فاعل جیسا گیا میں * گئے ھم وغیرہ *

قسم دوم * ضمیر مفعول * اسکے بنانے کي طریق یہہ ھی
کہ لفظ کو یعني کاف اور واو مجھول یا کتئیں اور حرف ئے
انہیں ضمائر کے ساتھہ ملا دیویں * مثلاً دیا مجھکو یا مجھے دیا *
ھمکو یا ھمیں مارا * تجھکو یا تجھے مارا * تمکو یا تمھیں مارا *
اسکو یا اسے یا اسکتئیں مارا * انکو یا انھیں یا انکتئیں مارا *

قسم سوم ضمیر * مضاف الیه وہ ضمیر ہی کہ جس کی
طرف اِضافت کریں کسی لفظ کو اور اِضافت کی علامت حرف
کا یعنی کاف والف ساکن اور حرف کے بیاے مجہول اور کی
بیاے معروف ہی *

فائدہ * ضمائر میں اکثر تبدیل و تغییر واقع ہوتی ہی
جب اُنکے بعد حروف معنوی آویں * اور حروف معنوی
باصطلاحِ جدید دو قسم مقرر کئے گئے ہیں مفرد اور
مرکب * مفرد صرف حروف ہیں جیسا میں سے کو کا را
وغیرہ * اور مرکب جہاں تک کہ اسماء ظروف ہیں
جیسا پاس طرف آگے پیچھے وغیرہ * اور شبہہ ظروف جیسے
موجب برابر وغیرہ * چنانچہ جب لفظ وہ اور یہہ کے بعد
حروف معنوی یا اسماء ظروف واقع ہویں تب اُسکے حرف
ہا کو بدل کرینگے ساتھہ سین کے اور حرف واو اور یا کو الف
مضمومہ اور مکسورہ سے * مثلاً اُسکو اُسے اِسکنئیں اُسکا اُسکے
اُسّے اُسمیں اُسنے اِس پاس وغیرہ * اور لفظ وے اور یے
کے بعد جب حروف معنوی آتے ہیں تب تبدیل ہوتی ہی
ساتھہ حرف نہہ یعنی نون و ہا کے جیسا اُنہکو اُنہیں اُنہوں

اُنہونکا اُنہونسے اُنہوں نے اُنہہ پاس اُنپاس * اور لفظ میں اور تہن کے بعد جب حرف کا و کے و کي و کتئیں واقع ہو تب اُن لفظونکا حرف کاف تبدیل ہوگا ساتھہ را کے جیسا میرا گھوڑا تیرا گھوڑا میرے پاس تیرے پاس میري لونڈي تیري لونڈي میرے تئیں تیرے تئیں * پس را و رے و ري و تئیں واقع ھی موقع میں کا و کے و کي و کتئیں کے اِسي واسطے درست نہیں میرا کا گھوڑا میرے کے پاس میري کي لونڈي میرے کتئیں * اور نہیں تو لازم آویگا اجتماع عوض معوض عنه کا * اور جب اُن دونوں کے بعد حرف نے آوے تب تبدیل نہیں ھوتي ھی جیسا میں نے تیں نے * اور سواے اُن پانچ حرفوں کے اور حروف جب آوینگے تب تبدیل ھوگي ساتھہ حرف جھہ کے یعنے جیم وھا کے جیسا مجھکو تجھکو مجھے تجھے مجھسے تجھسے مجھہ میں تجھہ میں مجھپر تجھپر وغیرہ * اور لفظ ھم و تم کے بعد جب حرف کا و کے و کي و کتئیں واقع ھو تب اِسي طرح کاف کو ساتھہ حرف را کے بدلتے ھیں اور بعد میم ھم اور تم کے حرف ہے اور الف بھي زیادہ کرتے ھیں مگر ہے لفظ ھمارے سے کثرت استعمال کے سبب حذف

هوتي هی جیسا همارا تمهارا همارے تمهارے هماري تمهاري همارے تئیں تمهارے تئیں * اور سواے اسکے اور کسي حرف کے سبب تبدیل نهیں هوتي هی جیسا هم نے تم نے همسے تمسے وغیره *

نوع سوم * اسم اشارے کے چار لفظ هیں * دو واسطے اشارہ طرف قریب کے یعنے یهه واحد اور یے جمع * اور دو واسطے اشارہٴ طرف بعید کے یعنے وہ واحد اور وے جمع اور اسماء اشارے میں تبدیل اسي طرح سے هی جیسي ضمیر غائب میں *

فائده * جب ایک هي جملے میں اسماء ضمائر یا اسم اشارے کے بعد دوسري ضمیر مضاف الیه یا اسم اشارہ مضاف الیه واقع هو تب اس ضمیر اور اسم اشارہٴ مضاف الیه کو تبدیل کرتے هیں ساتهه لفظ اپنا اور اپنے بیاے مجهول اپني بیاے معروف کے جیسا میں اپنے گهر جاؤں * تو اپنا گهوڑا بیچ * وہ اپنے گهر جاے * اور نهیں جائز هی میں میرے گهر جاؤں * تو تیرا گهوڑا بیچ وغیره * بخلاف اسکے اگر جملے میں واقع هو جیسا میں هوں یهاں اور میرا گهوڑا وهاں

فائدہ * ضمائر میں تخصیص یا تاکید کے واسطے اکثر لفظ ھي بیا ہے معروف یا آپ یا آپ ھي آپ یا خود یا نج استعمال کرتے ھیں جیسا میں ھي جاؤنگا * میں آپ جاؤنگا * میں آپ ھي آپ کھاؤنگا * میں نے خود دیا ھی * یہہ چیز میرے نج کي ھی *

فائدہ * لفظ آپس دلالت کرتا ھي مشارکت پر خواہ متکلم کے ساتھہ ھو خواہ مخاطب یا غائب کے جیسا ھم آپس میں بحثتے ھیں * تم آپس میں جھگڑتے ھو * وے آپس میں لڑتے ھیں *

فائدہ * ھندي محاورے میں ضمیر متکلم کي جگہہ فروتني کے واسطے بحسب مراتب لفظ بندہ اور غلام اور نیازمند اور خاکسار اور احقر اور مخلص اور فدوي اور عاصي اور گنہگار وغیرہ * اور ضمیر مخاطب و غائب کے مقام میں ادباً و تعظیماً موافق مراتب کے لفظ خودبدولت اور خداوند اور پیرمرشد اور صاحب قبلہ اور ملازمان وغیرہ استعمال کرتے ھیں *

نوع چہارم * اسماء موصول کے دو لفظ ھیں جو اور جون *

اور یے دونوں حالت فاعلي میں مشترک هیں درمیان
تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمع کے * مثلا جو مرد
آیا تها * جو رنڈي آئي تهي * جو مرد آئے تهے بیاے
مجهول * جو رنڈیاں آئي تهیں * لیکن آنکي تبدیل حرف
معنوي یا اسماء ظروف کے سبب حالت وحدت میں
ساتهه حرف سین کے هوتي هی جیسا جسکو جسکا
جسنے جس پاس وغیره * اور حالت جمعیت میں ساتهه
حرف نون اور نهه کے * مثلا جنکو جدهوں کو جنهوں نے
وغیره * اسماء موصول متضمن هین معني شرط کو * پس
آسکي جزا میں لفظ سو اور توں آتا هی * مثلا جو آدمي
کل آیا تها سو آج آیا هی *

فائده * اسم موصول کبهي خود بسبب حروف کے بدل
هوکر اپنے ماقبل کے اسم کو تبدیل سے دار رکهتا هی جیسا
وه لڑکا جسنے تجهکو مارا تها * پس بسبب لفظ نے کے لفظ
لڑکا بدل نهوا بلکه لفظ جو خود مبدل هوا * اور لفظ توں کي
تبدیل برابر هی لفظ جوں کي تبدیل کے *

فائده * لفظ کون اور کیا استفهام پر دلالت کرتے هیں جیسے
شعر سودا کا *

بیت * گر تو هي باونا تو جفا کار کون هی
دلدار تو هوا تو دل آزار کون هی *

بیت * تو نے سودا کتنئیں قتل کیا کہتے هیں
یهه اگر سچ هی تو ظالم اسے کیا کہتے هیں *

اور لفظ کیا اگر زجر کے ساتهه هو تو منع کے معنے کا فائدہ
دیتا هی جیسا اگر کوئي جهڑکي کے ساتهه کہے که تو کیا
کرتا هی؟ یعنے مت کر * اور کبهي فائده استغنا کا جیسا

مصرع * تجهه بن بهشت پیارے میں لیکے کیا کرونگا ؟

اور کبهي معنی تعجب کا جیسا

بیت * چل یقین بهتر نهیں هی اسے جل مرنے کي طرح
کیا هي پهولے هیں پلاس اور لگ رهي هی بن میں آگ

اور کبهي واسطے تمنا اور حسرت کے جیسا

مصرع * اگر دلبر همارے بر میں آج آتا تو کیا هوتا ؟

اور تبدیل لفظ کون اور کیا کي اسماء موصول کي تبدیل کے
برابر هی جیسا یهه کسکا گهر هی ؟ اور یهه کسکي کتاب هی؟

فائدہ * لفظ کوئي اصل میں واسطے تنکیر ذي روح کے هی
مثلاً کوئي مرد اور تبدیل اسکي هی کسي یاے معروف

کے ساتھہ * اور لفظ کُچھہ اصل میں واسطے تنکیر غیر ذی روح کے جیسا کُچھہ چیز * اور تبدیل اُسکی کسو واو معروف کے ساتھہ ہی مثلاً کسو ملک میں * لیکن یے دونوں لفظ اکثر ایک دوسرے کی جگہہ مستعمل ہوتے ہیں مثلاً یہہ بھی کچھہ آدمی ہی ؟ یا یہہ بھی کوئی چیز ہی ؟

* متفرقات *

لفظ کون یا کوئی یا کچھہ اور حروف معنوی کے درمیان میں اگر فصل واقع ہو تو یے الفاظ ضرورت شعری سے نہیں بدلے جاتے ہیں لیکن نثر میں اِس طرح سے بولنا بہت ضعیف محاورہ ہی جیسا کون شخص کا آدمی ہی؟ وہ شخص میری کچھہ چیز میں دخیل نہیں ہی *

شعر * مجھسے مت جی کو لگاؤ کہ نہیں رہنیگا
میں مسافر ہوں کوئی دنکو چلا جاونگا

یعنی کسی دن کو *

فائدہ * لفظ ہم تم اُن اِن جِن تِن کِن اگرچہ جمع ہیں لیکن تعظیماً واحد پر بھی اطلاق کئے جاتے ہیں بخلاف

لفظ اُنھوں جِنھوں تِنھوں کِنھوں کے کہ یے الفاظ سواے جمع کے واحد پر نہیں بولے جاتے ھیں *

فائدہ * جو شخص خوب لحاظ کرے لفظ یِہہ اور وُہ اور کون اور جوں اور توں اور کوئی پر * پس اُسکو بآسانی معلوم ہوگا کہ جب اُنکے ساتھہ ملاویں لفظ آں یعنے الف و نون ساکن یا لفظ یں یعنے حرف یا و نون ساکن تب دلالت کرینگے مکان پر مثلاً یہاں وہاں کہاں جہاں تہاں کہیں وغیرہ * اور جب حرف وں یعنے واو اور نون ساکن داخل کریں تب دال ہونگے معنی طرح پر یا طلب علّت پر مثلاً یوں ووں کیوں جیوں تیوں * اور جب لفظ دھر تب دلالت کرینگے طرف پر جیسا اِدھر اُدھر کدھر جِدھر تِدھر * اور جب حرف سا تب تشبیہ پر چنانچہ ایسا ویسا کیسا جیسا تیسا * اور جب لفظ تنا یعنے حرف تا اور نون اور الف ساکن یا لفظ تا تب مقدار پر جیسا اِتنا اُتنا اِتّا اُتّا کِتنا کِتّا جِتنا جِتّا تِتنا تِتّا * اور جب حرف باے موحّدہ یا دال تب زمانے پر چنانچہ اب کب کد جب جد تب تد وغیرہ *

فائدہ * اسماءِ ضمائر یا اسماءِ اشارہ یا اسماءِ موصول یا اسم استفہام یا اسمِ تنکیر کي تبدیل کے واسطے حروف ضرور ہیں خواہ ملفوظ ہوں یا مقدّر مثلاً اِسقدر اُسقدر کِسقدر جِسقدر تِسقدر اِسوقت اُسوقت * پس اُنہونکے بعد ایک حرف مقدر ہی یعنی اِسقدر سے یا اُسوقت میں وغیرہ *

باب سیوم

تقسیم میں اسم کي باعتبار دلالت کرنیکے معنی اسمي اور صفتي پر * پس اگر اسم دلالت کرے کسي ذات پر بغیر صفتي سمجھے جانے معني وصفیہ کے تب وہ اسم ہی جیسا رام لچھمن کمان تیر زید عمرو کشن رادھا وغیرہ * اور جب دلالت کرے کسي ذات پر ساتھہ ایک وصف کے تب وہ صفت ہي جیسا بھلا بُرا نیک بد وغیرہ * پس صفت کي دو قسم ہیں ایک مفرد جیسا اچھا بھلا بُرا سرخ سفید سبز زرد موٹا پتلا باریک گندہ سیدھا تیڑھا دبلا * دوسري مرکب یعني صیغۂ اصلي پر زوائد کے ملانے سے صفت حاصل ہووے پس صفت مرکب کي دو قسم ہیں *

قسم اول * یہہ کہ زوائد آسکے آخر میں آویں * پس کبھی تو حرف یاے معروف کو آخر اسم کے لانے سے صفت حاصل ہوتي ہی جیسا وزني بلغمي * اور کبھي لفظ گي کے ملانے سے جیسا پیشگي خانگي * اور کبھي لفظ ینہ کے لانے سے جیسا چوبینہ پشمینہ روزینہ * اور کبھي لفظ چي سے چنانچہ خزانچي مشعلچي توشکچي قابوچي بندوقچي * اور حرف آ یعنے الف ساکن اور لفظ آلا اور آلو اور آل اور وا اور وار اور وبا اور یلا بیاے معروف اور یلا بیاے مجہول اور یلا بیاے ساکن ماقبل مفتوح اور یل بیاے مجہول اور یل بیاے مفتوح کے لاحق ہونے سے صفت حاصل ہوتي ہی چنانچہ بھوکھا راجا دانا راستا گوالا شوالا دنتالو جھگڑالو رکھوال دیسوال مچھوا بیسوا جیوار سکھوار گوبیا نچویا ہٹھیلا پتھریلا گھریلا گنویلا بنیلا پتڑیلا بوجھیل دودھیل گھایل پایل * اور لفظ ہارا اور ہار اور آر یا حرف ر فقط اور یرا بیاے مجہول اور ڑا براے ہندي اور ڑي کے ملانے سے صفات حاصل ہوتي ہیں چنانچہ لکڑھارا مارنہارا چوڑي ہار منیہار کمہار چمار

سنار لہار مُردار لُٹیرا سنپیرا بھگوڑا پچوڑا گلھری موٹڑی*
اور لفظ اک یعنی الف اور کاف ساکن اور اکا اور کا
اور کڑ براے ہندی اور بھر اور سا اور سی اور کا سا کے
ضم کرنے سے صفات حاصل ہوتی ہیں مثلاً دوڑاک خوراک
بھڑاکا کڑاکا پھلکا لڑکا کدکڑ بجھکڑ سیربھر کمربھر مردسا
عورت‌سی حیوان‌کا سا اور لفظ یت اور یتہ بیاے ساکن
ماقبل مفتوح اور لفظ گر اور گار اور کار اور دار اور بردار اور
بر اور بان اور وان اور مند اور ونت اور مان اور باز
اور ور اور آور کے داخل ہونے سے صفات بنتی ہیں چنانچہ
ڈکیت ڈھلیت جڑھیتہ جادوگر رفوگر خدمتگار یادگار چترکار
آزمودہ‌کار زمیندار بوٹےدار حقےبردار فرماں بردار پیام‌بر
دلبر باغبان بادبان دروان گاڑی‌وان دولتمند هوشمند عقلمند
دھنونت بدھمان بدیامان اڑنگلیباز جانباز قدمباز جانور
صیبور دلاور زورآور * اور لفظ گیں اور ہں بیاے معروف
ور ناک اور سار اور ندہ اور زادہ اور زاد اور زا اور کش
ور ساز اور خواہ اور اندیش اور طلب اور شناس اور دان
ور فہم اور پوش اور بخش اور بند اور پرست اور فروش

اور گیر اور خوار اور خور کے ضم کرنے سے اکثر صفات حاصل ہوتي هیں مثلاً غمگین شرمگیں چوبیں شوقین شرمناک غمناک خاکسار شرمسار شرمندہ نویسندہ شاہزادہ وزیر زادہ خانہزاد مادرزاد میرزا ولایت زا سرکش پیشکش زمانہ ساز خانہ‌ساز خیرخواہ بدخواہ خیراندیش بداندیش خیرطلب آرام‌طلب سخن شناس قدرشناس سخندان عروض دان سخن فہم تیزفہم روپوش پاپوش کرم بخش خطابخش چھپربند زیربند بت‌پرست آتش‌پرست میفروش خودفروش عالمگیر کفگیر خون‌خوار غمخوار چغلخور رشوت‌خور * اور لفظ خواں وگو وجو وبیں و انداز و چلا و سوار و نشیں کے داخل ہونے سے صفات حاصل ہوتي هیں چنانچہ فارسي‌خواں قصہ‌خواں دروغ‌گو کم‌گو عیب‌جو نام‌جو باریک بیں دوربیں گولنداز تیرانداز گول چلا دل‌چلا گھوڑسوار فیل‌سوار دلنشیں پالکي‌نشیں اور ایسے هي لفظ ربا و موهن و چیں و ریز وفشاں و سوز و کن وزدہ یا مارا و آلودہ و زن سے جیسا دلربا کہربا من موهن جگموهن خوشہ‌چیں نکتہ‌چیں خونریز رنگریز گل‌فشاں زرفشاں دلسوز فتیلہ‌سوز گورکن

بیخ کن برق زده آفت زدہ کاج مارا بخت مارا شکر آلودہ خواب آلودہ رہزن نیش زن * اور ایسے ھی لفظ آشوب و آزار و افروز و افراز و دوست و دشمن و آموز و آمیز و انگیز سے جیسا شہر آشوب دلاشوب دلازار خلق آزار بزم افروز گیتی افروز سرفراز گردن افراز وطن دوست خانہ دوست فقیر دشمن زن دشمن نوآموز جنگ آموز گلاب آمیز مکر آمیز آتش انگیز فتنہ انگیز * اور اسیطرح لفظ پرور و پال و نواز و پرداز و فریب و کشا و گداز و نما وبوس سے جیسا غریب پرور زبان پرور بچپن پال گوپال غریب نواز بندہ نواز کارپرداز سخن پرداز شکار فریب مردم فریب مشکل کشا دل کشا جانگداز برف گداز بدنما رہنما قدمبوس پابوس * اور لفظ گوں یا فام و مائل و بار کے ضم کرنے سے صفات ہوتی ہیں چنانچہ گلگوں گندم گوں سیاہ فام گلفام زردی مائل سرخی مائل بردبار اشکبار * اور ایسے ھی لفظ رو و دوز و رس و شو جیسا سبکرو گرم رو خیمہ دوز زمین دوز فریاد رس دادرس مردہ شو دیگ شو *

قسم دوم * یہہ کہ زوائد اول میں آویں پس لفظ بد

وزشت وکو کے لاحق کرنے سے صفات ذم کي حاصل هوتي هيں جيسا بدصورت بدشکل زشت‌رو کوڈول * اور لفظ نیک وخوش وخوب وسو کے اوّل میں آنے سے صفات مدح کي حاصل هوتي هيں جيسا نیک‌بخت خوش‌نما خوبصورت سوڈول اور لفظ تنگ وپست ودوں وکم کے اول میں آنے سے معني چھوٹائي وکمي کے حاصل هوتے هيں جيسا تنگدل دون‌همت پست‌همت کم‌هوش * اور لفظ شه کو اوّل میں لانے سے اکثر معنے تقویت یا کلاني کے حاصل هوتے هیں جیسا شه‌زور وشهپر وشهتیر * اور ایسے هي لفظ قابل وصاحب واهل وذي کے آنے سے صفات حاصل هوتي هيں جيسا قابلِ علاج صاحب شعور اهلِ دل ذي‌هوش * اور لفظ زیاده وفضول وهم وایک ونیم وادهه کے اوّل میں لانے سے صفات حاصل هوتي هيں جيسا زیاده‌گو فضول‌گو هم‌جنس همسر هم‌وطن ایک‌وطن نیم‌مُرده ادهه‌موا * اور ایسے هي لفظ پیش وپس جيسا پیشتر وپس‌خورده وپس‌رو *

فائده * کبھي صفات سے مراد هوتي هيں ذاتیں بغیر لحاظ معنے وصفیّت کے مثلاً اچھے آدمي یہاں بھوکھونکو کہلاتے هيں

اِس لئے کہ وھاں بھلوں میں رھیں پس بھوکھوں سے مراد
یہاں اُنکي ذات ھی *

فائدہ * امرواحد کے ساتھہ جب لفظ وّیا بیاے مشددہ
وحرف اکَ یعنے الف وکاف ساکن وحرف کَ یعنے کاف
ساکن وحرف واَو معروف اورحرف کرَ یعنے کاف وراے
ھندي ملاویں تب معني اسم فاعل کے حاصل ھوتے ھیں
جیسا مروّیا لڑوّیا لڑاکَ ڈوراکَ پیراکَ بوجلکَ مارو
کھاؤ بھولو کُدکّڑ بُجھکّڑ *

باب چہارم

تبدیل وعدم تبدیل وتذکیر وتانیث اور اسماکي حالات
اور وحدت وجمعیت کے بیان میں اور یہہ باب مشتمل ھی
پانچ فصل پر *

فصل اول

عدم تبدیل یعنے متبدل ہونے میں اسما یا صفات کے *

جتنے اسم کہ اُنکے آخر میں الف ساکن یا حرف ھاے
ساکن نہ ھو اُنکے صیغۂ واحد میں بسبب حروف معنوي

یا اسماء ظروف کے کبھي تبدیل و تغیر نہیں هوتي جیسا مرد کتاب ساقي لڑکي لال زرد سرخ نیک بد *

فصل دوم

جتنے اسما خواہ اسماء جوامد هوں یا صفات یا مصدر یا اسماء مشتق که آنکے آخر میں حرف آ یا ہ یعنے الف ساکن یا هاء ساکن هو واحد میں بواسطۂ حروف یا اسماء ظروف کے تبدیل حرف آخیر کي هوتي هی ساتهه حرف ے کے یعنے یاے مجہول کے مثلاً لڑکا لڑکیکو لڑکیکا لڑکیکے لڑکینے - بندہ بندیکو بندیکا بندیکے بندینے - بهلا بهلیکو بهلیکا بهلیکے بهلینے - کهانا کهانیکو کهانیکا کهانیکے وغیرہ - مارنیوالا مارنیوالیکو مارنیوالیکا مارنیوالیکے مارنیوالینے - لکها لکهیکو لکهیکا لکهیکے * مثلاً

مصرع * تقدیر کے لکهیکو اِمکان نہیں دهونا *

یعنے لکهے هوئیکو *

مصرع * خاوند کے کاٹے سرکو گهوڑا ملا هی بهالا *

یعنے کاٹے هوئے سرکو * مگر چند الفاظ که وے هندي میں بطور تانیث کے مستعمل هیں جیسے دعا دوا سزا قبا قضا

بلا غذا چڑا رضا تمنا دیا وفا جفا * پس اُنہوں میں حروف
کے سبب تبدیل نہیں ہوتي ھی یعنے نہیں کہتے آیکا کے
دعے دورے سزے سے اور اُنہوں کي حالتیں موافق ھیں
فصل اول کے اسماء مونث سے اور ایسے ھي چند الفاظ دوسرے
مستثنی ھیں جیسا خدا بابا پتا امرا مُلا کبتا لالا سودا
میرزا خفا مصفا پیدا داتا *

فائدہ * جب ایک مرکب حاصل ھو ایسے دو اسم سے
یا زیادہ کہ وے دونوں قابل تبدیل ھیں تب واسطے حروف
معنوي کے اُنہوں کي تبدیل ضرور ھی جیسا گلے کتے لڑکے سے

فائدہ * تبدیل اسما کے واسطے حرف معنوي ضرور ھے
خواہ مذکور ھو جیسا مثال اسکي سابق گذري یا مقدر
ھو جیسا گھر کے آگے رکھو یعنے آگے میں * اور ایسا ھي اپنے
جاو * اور اسقدر اور جسدم اور لڑکے یعنے اے لڑکے * اور کبھ
حروف معنوي پارسي وعربي بھي موجب تبدیل
ھو جاتے ھیں مثلاً بنارس سے تا کلکتے یا بغیر ار
وغیرہ * اور اسماء متبدلہ میں لاحق ھیں علامتیں اضا
کي جیسا مردکا گھر مرد کے گھرکو * اور حروف تشبیہ چو

سا سي کيسا کيسي کيسے جيسا جيسي جيسے اور
جو لفظ صفات عددي کہ آنکے آخر میں حرف واں ہو بواسطہ
حروف کے تبدیل آنکي ساتھہ حرف وں بیاے مجہول
کے ہوگي مثلاً دسوں مرد کے پاس وبیاے معروف جیسا
دسویں رنڈي کے پاس *

فصل سوم

تذکیر وتانیث دو قسم ہی حقیقي یا غیرحقیقي * مذکر
حقیقي وہ ہی کہ جسکے مقابل میں ایک مادہ ہووے
حیوان کي جنس سے جیسا ھاتھي پتا مرد خصم * اور
مونث حقیقي وہ ہی کہ جسکے مقابل میں ایک نر ہووے
حیوان سے جیسا ھتھني ماتا رنڈي جورو * اور مذکر
ومونث غیرحقیقي کي دو قسم ہیں * اول سماعي وہ کہ
اہل زبان سے سنا گیا ہی اور کوئي قاعدہ مقرر نہیں جیسا
کتاب قدر لگن بمعني محبت دھوم بھیڑ فوج * دوسري
قیاسي وہ کہ آسکے واسطے کوئي قاعدہ ہووے پس جانا
چاھئے کہ ہندي میں مذکر کے واسطے سواے اکثر نے کے کوئي
قانون کلیہ نہیں ہی اور تانیث کے واسطے تین قانون کلئے ہیں

باقي اکثر ئے * قانون * جو اسما که آنکے آخر میں حرف
ا یعنے الف ساکن یا حرف ہ یعنے ہاے ساکن ہووے وے
اکثر مذکر ہیں جیسا کپڑا مہینا بدہ پردہ خانہ
قانون * جو اسم که آسکے آخر میں حرف ي یعنے یاے
معروف ساکن آوے اکثر موٴنث ہی جیسا پگڑي روٹي
حویلي مگر چند الفاظ یعنے پاني جي گھي موتي دہي
اور کبھي حرف یاے معروف علامت تصغیر کي ہي
ہوتي ہی جیسے رسا رسي گولا گولي * قانون * جو اسم
که تفعیل کے وزن پر آویں وے سب موٴنث ہیں چنانچہ
تقدیر تدبیر تحصیل تکمیل تقریر تحریر توقیر وغیرہ
مگر لفظ تعویذ یا برعایت شعر کے جیسا *

بیت * سالہا ہمنے صنم نالۂ شبگیر کیا
آہ ایک روز تیرے دلمیں نہ تاثیر کیا *

قانون * جتنے حاصل بالمصدر پارسي که آنکے آخر میں
حرف شین ہی وے سب موٴنث ہیں جیسا سوزش
سفارش طپش کشش * قانون * جسکے آخر میں ت
ساکن ہو وہ اکثر موٴنث ہی جیسا قدرت مروت خلقت

نصرت کثرت * قانون * اکثر اسماء مذکر ہیں کہ انکے اسماء موئنث کے آخرمیں یے کئی حروف واقع ہوتے ہیں ی یعنی یاء معروف و ین یعنی یاء مفتوح و نون ساکن و این یعنی یاء مفتوح درمیان دو ساکن الف و نون کے و ان یعنی نون ساکن و ماقبل مفتوح و نی یعنی نون مکسور و یاے معروف و انی یعنی الف ساکن و نون مکسور و یاے معروف و ان یعنی نون ساکن و ماقبل مکسور و آ یعنی الف ساکن مثلاً بکرا بکری - شاہزادہ شاہزادی - بنیا بنیاین - کبتا کبتاین - پنڈت پنڈتانین - پانڈے پنڈاین - دولہا دلہن - کونجرا کونجرن - ملّا ملّانی - برہمن برہمنی - کہتری کہترانی - مہتر مہترانی - سنار سنارن - گوالا گوالن - نایک نایکا - پاچک پاچکا * اور تذکیر و تانیث عربی بہی ہندی محاورے میں آتی ہی جیسا کریم کریمہ - ملک ملکہ - معشوق معشوقہ *

فائدہ * بعضے الفاظ کے موئنث متعدد ہوتے ہیں جیسا لُہار لُہارن بفتح را و لُہارن بکسورا لُہارنی لُہاری اور ایسے ہی چمار چمارن وغیرہ * قانون * اکثر اسماء جنس جو ظاہرا

مبہم ہیں تذکیر و تانیث کے حق میں آنکی تذکیر و تانیث
کے تفرقہ کے واسطے سوائے آن مبہموں کے اور الفاظ مقرر
ہیں جیسا ہرن و مرغ مبہم ہی اور واسطے تفرقۂ تذکیر
و تانیث کے کہتے ہیں ہرنا ہرنی - مرغا مرغی * قانون
جہاں تلک کہ صفات ہیں آنکی تذکیر و تانیث باعتبار
موصوف کے ہوتی ہی * مثلاً وہ مرد بہلا تہا اور وہ عورت
بہلی تہی وغیرہ * اور ایسے ہی لفظ کافر و چادر و خدمتگار
چنانچہ وہ کافر کیا برا تہا ؟

مصرع * کئی کافریں اور بہی ساتھہ تہیں *

اور بعضے لفظ کی تذکیر و تانیث میں رعایت مدلول کی
ضرور ہی یعنے مدلول اگر مذکّر ہو تو لفظ بہی مذکّر ہوگا اور
مدلول اگر مونّث ہو تو لفظ بہی مونّث ہوگا مثلاً آدمی
مانس - جیسا کہتے ہیں کشن کیا بہلا مانس تہا ؟ اور رادہا
کیا بہلی مانس تہی ؟

فائدہ * بعضے حرفوں میں بہی تذکیر و تانیث و وحدت
و جمع جاری ہی مثلاً کا و کی بیائے معروف و کے بیائے
مجہول یا سا و سی بیائے معروف و سے بیائے مجہول

وسوں وغیرہ * لفظ بھائی و راجہ و ماموں کے مونث خلاف

قیاس آئے ہیں جیسا بہن رانی ممانی اور ایسا ہی

قاعدہ چاہتا تھا کہ لفظ راے و گورا و خان کے مونث ہوئیں

راینی و گوری و خانی لیکن برخلاف قیاس رانی و گوری

و خانم کہتے ہیں * اور موافق اصطلاح فارسی کے تفرقہ

تذکیر و تانیث کے واسطے لفظ نر و مادہ لاتے ہیں جیسا گاو نر

گاو مادہ - شیر نر شیر مادہ * اور سوائے قوانین مذکورہ کے باقی

تذکیر و تانیث سماعی ہے جیسے اکثر اسم ندیوں کے یا

اکثر چڑیوں کے نام * اور جیسے حروف تہجی سے انیس

حرف مونث ہیں یعنی ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د

ڈ ر ڑ ز ژ ط ظ ہ ء ی *

فائدہ * بعضے الفاظ مشترک ہیں درمیان تذکیر و تانیث

کے مثلاً فکر جان *

فائدہ * جس لفظ کی تذکیر و تانیث میں ابہام ہووے

اسکا استعمال بطور تذکیر کے اولی ہے *

فائدہ * فعل متعدی ماضی قریب و بعید کی تذکیر

و تانیث میں رعایت مفعول کی ضرور ہے اگر علامت

مفعول کي یعنے کو وکتنیں وحرف نے یعنے یاے مجہول مذکور نہو خواہ فاعل مذکر ہو یا موئنث جیسا رنڈي نے روٹي کھائي - مرد نے روٹي کھائي - زید نے کھانا کھایا سیتا نے کھانا کھایا * اور جب علامت مفعول کي مذکور ہو تب صیغہ مذکر ھي ہوگا خواہ فاعل مذکر ہو یا موئنث جیسا کشن نے روٹي کو کھایا یا سیتا نے روٹي کو کھایا * اور تفصیل اسکي آویگي بحث فعل میں انشاءاللہ تعالی *

فائدہ * مصدر کو باعتبار مفعول کے موئنث ہونا درست هي جیسا جو بات کرني تھي کي * اور جہان ایک جزو بدل ہو دوسرے کے ساتھہ تب فعل کي تذکیر و تانیث میں اختلاف ھي لیکن اکثر پہلے کي موافقت کرتے ہیں جیسا رنڈي مرد ہو گئي * صفات عددي کہ آنکے آخر میں حرف واں ھي حالت تانیث میں ویں ہوگا بیاے معروف جیسا دسویں لڑکي بیاے معروف *

فصل چہارم

حالات اسما کے بیان میں

اسم کي حالتیں پانچ ہیں * اول حالتِ فاعلیت

فاعل وہ ھی کہ جس سے فعل صادر ہووے جیسا مارا زید نے یا جسمیں قائم ہو جیسا ہوا زید یا آیا زید *

ھندي میں لفظ لایا و بولنا کے سوائے جتنے متعدي ھیں سب کے صیغہ ھاے ماضي کے فاعل کي علامت سوائے ماضي استمراري کے حرف نے یعنے نون و یائے مجہول ھی جیسا مارا ھی ھمنے یا ھمنے مارا تھا * اور سوائے انکے کسي صیغے کے فاعل کي علامت لفظاً کچھہ مقرر نہیں مثلاً میں مارونگا - میں گیا تھا * اور یہہ کما حقہٗ بیان کیا جایگا بحث فعل میں انشاءاللہ تعالی *

دوم حالت مفعولیّت * مفعول وہ ھی کہ جس پر فعل واقع ہو جیسا ھمنے مارا زید کیتئیں * مفعول کي علامت حرف کو و کیتئیں ھی مثلاً زید کو مارا - عمرو کیتئیں کہا * اور ضمائر واسماء اشارہ وموصول و اسم استفہام میں ایک علامت اور بھي ھی یعنے حرف یاے مجہول جیسا مجھے ھمھے تجھے تمھے اسے انھے اسے اِنھے کِسے کِنھے وغیرہ *

فائدہ * علامت مفعول کي کبھي محذوف ھوتي ھی جیسا اسکا گھوڑا لاؤ یا میرا گھوڑا لاؤ یعنے اسکے گھوڑیکو

یا میرے گھوڑیکو * اور یہہ حذف کرنا علامت مفعول کا
اکثر واقع هی مفعول ثانی میں متعدی بدو مفعول کے
جیسا دیا میں نے زید کو روپیہ - سکھائی میں نے عمرو کو
کشتی * اور اکثر فعل مرکب کے مفعول کے ساتھہ حرف کو
کی جگہہ حرف سے کہتے ہیں جیسا آپسے ملاقات کی
نہ آسکو مگر لفظ بیان کرنا کہ آسمیں دونوں صحیح هی آسکو
بیان کرو - آپسے بیان کرو *

سوم حالتِ اضافت * اضافت وہ کہ نسبت کی
جاوے ایک لفظ دوسرے کی طرف پس جسکو
نسبت کریں آسکا نام مضاف اور جسکی طرف نسبت
کریں وہ مضاف الیہ هی * اور ہندی اضافت میں
اصل یہہ هی کہ مضاف الیہ مقدم ہو مضاف پر
جیسا کشن کا گھر اور آسکا عکس بھی جایز هی مثلاً
گھر کشن کا * اضافت کی علامتیں تین ہیں حرف
بکاف مفتوح و الف ساکن جب مضاف واحد مذکر
ہووے جیسا زید کا گھر - اور حرف کے بیائے مجہول
جب مضاف جمع مذکر ہو مثلاً زید کے گھر - یا

ضاف مذکر واحد کے بعد حروف آویں چنانچہ زید کے
لاسے - زید کے گھر کو - زید کے گھر کا وغیرہ * یا کہ اسماء
روف آویں مثلاً زید کے آگے - زید کے پیچھے - عمرو کے سامھنے -
ن کے پاس - یا کہ لفظ مطابق و موافق و ساتھہ وبرابر
رہ * اسطرح کے اسما آویں جیسا اُسکے مطابق اسکے ساتھہ
رہ * اور حرف کي بیاے معروف جب مضاف
نث ہو خواہ واحد خواہ جمع اور حروف معنوي
، یا نہوں جیسا زید کي کتاب - زید کي کتابیں - اُسکي
ب کو - اُسکي کتابیں وغیرہ * اضافت کے سبب مضاف
، ایک تخصیص ہوتي ہی جیسي صفت مخصص
، موصوف کي مثلاً مرد کا گھر یعنے عورت کا نہیں
ے کا حقہ یعنے روپے سونے کا نہیں *

ائدہ * لفظ آپ اکثر مجازاً مستعمل ہوتا ہی معني میں
ے چنانچہ آپ کہاں تشریف لیجاتے ہیں ؟ اور اُسکي
ت دو طور پر ہی ایک تو آپ کا آپ کے آپ کي دوسرا
اپنے اپني پس نا وے وني قائم ہیں کا وکے وکي
جگہہ میں *

چہارم حالتِ ظرفیّت * ظرف وہ وقت یا جگہہ ہی کہ جس میں فعل صادر ہووے فاعل سے پس ظرف کی دو نوع ہیں * نوع اوّل * زمان وہ دو قسم ہی مبہم یعنی غیر معیّن جیسا وقت بیر سمے * محدود یعنی معیّن جیسا برس یعنی بارہ مہینے اور مہینا اور دن اور رات * نوع دوم * مکان اُسکی بھی دو قسم ہی مبہم جیسا جگہہ تھانو یا آگے پیچھے دہنے بائیں اوپر نیچے کنے پاس نزدیک وغیرہ - محدود جیسا گھر مسجد دیوھڑا * پس ظرف کی علامت ہی لفظ میں کو بیچ خواہ مذکور ہو جیسا صندوق میں رکھو - گھر کو جاؤ - تالاب بیچ پانی ہی - یا محذوف جیسا میرے آگے لاؤ یعنی آگے میں - اپنے گھر جاؤ یعنی گھر کو - یا جسوقت تم جاؤ یعنی جسوقت میں *

پنجم حالتِ ندا * منادی وہ ہی کہ جو بُلایا جائے ان الفاظ کرکے یعنی ارے رے ای بفتح الف اے بکسر الف او بوا مجہول ابے بے اجی ہوت خواہ نہ علامات مذکور ہوں جیسا اے میاں - زید رے وغیرہ ۱۱

مقدر جیسا لڑکے بیاے مجہول یعنے ای لڑکے - لڑکو ای لڑکے سب * اور باقي حالتونکا نام جو حصول آنکا لفظ سے یا ساتھہ یا واسطے پر موقوف ھی قلم انداز کیا گیا *

فصل پنجم

بیان میں وحدت وجمعیت کے

اسماء غیر متبدلہ یا صفات غیر متبدلہ جو فصل اول میں مذکور ھیں آنکے مذکر کي جمع کي علامت حالتِ فاعلي میں لفظاً کچھہ مقرر نہیں جیسا مرد آئے بیاے مجہول یا ساقي بیٹھے بیاے مجہول مردِ نیک گئے * مگر جب آنکے بعد حرف نے آوے تب حرف وں یعنے واو و نون غنّہ علامت جمع ھی جیسا مردوں نے * اور اس فصل کے جتنے اسماء مونّث کہ آنکے آخر میں حرف ي یعنے یاے معروف نہو آنکي جمع کي علامت حالتِ فاعلي میں حرف یں یعنے یا و نون غنّہ ھی جیسا کتابیں باتیں عورتیں بوئیں * اور جن اسماء مونّث کے آخر میں حرف ي یعنے یاے معروف ھو آنکي جمع کي علامت حالتِ فاعلي میں حرف

ن یعنے الف و نون غنّہ هی مثلاً لڑکي لڑکیاں - روٹي روٹیاں - پگڑي پگڑیاں - اور حالتِ ندا میں حرف و یعنے واو مجهول زائد کرینگے خواہ مذکّر هو یا مونّث جیسا مردو یعنے ای مرد سب - لڑکیو یعنے ای لڑکیاں - ساقیو یعنے ای ساقي سب * اور حالتِ مفعولیّت و اضافت و ظرفیّت میں یا جب اور کوئي حروف بعد اسما غیر متبدّله کے آویں تب آنهونکي جمع کي علامت یهه هی که حرف وں یعنے واو و نون غنّہ کو زیادہ کریں خواہ مذکّر هو یا مونّث جیسا مردوں کو کتابوں کو ساقیوں کو لڑکیوں کو آزادوں کو مردوں کا کتابوں کا ساقیوں کا لڑکیوں کا آزادوں کا مردوں میں کتابوں میں ساقیوں میں لڑکیوں میں آزادوں میں مردوں سے کتابوں سے ساقیوں سے لڑکیوں سے آزادوں سے وغیرہ *

فائدہ * کبهي وقت زائد کرنے علامت جمع کے ایک حرکت لفظ سے حذف هوتي هی جیسے پتّهر ساتهہ تاے مفتوح کے و چاکر ساتهہ کاف مفتوح کے پس ان دونوں کي جمع هی پتّهروں و چاکروں ساتهہ تا و کاف ساکن کے اور اسماء متبدّله جو فصل دوم میں مذکور هیں

آنکي جمع کي علامت حالتِ فاعلي میں جو بغیر حرفِ نے کے هووے یهه هی که آنکے حرفِ آخر کتئں بدل کریں ساتهه حرف ے یعنے یاے مجهول کے جیْسا لڑکے بیاے مجهول و بندے و پردے بیاے مجهول * اور فاعل جو ساتهه حرفِ نے کے هووے حالتِ مفعولیّت و حالتِ ظرفیّت و اِضافت میں یا جب کوئي اور حروف واقع هوں اِن صورتوں میں آسکي جمع کي علامت یهه هی که حرفِ اخیر کو بدل کریں ساتهه حرفِ وں یعنے واو و نون غنّه کے جیْسا لڑکوں نے بندوں نے بهلوں نے - لڑکوں کو بندوں کو بهلوں کو گهاروں کو * اور حالتِ جمع ندا میں حرفِ آخر کو بدل کرینگے ساتهه حرف و یعنے واو مجهول کے جیْسا لڑکو بندو وغیره *

فائده * فصل دوم سے جو چند الفاظ مستثنٰی هیْں اور سابق مذکور هوئے هیْں رے وحدت و جمع میں موافق هیْں اسماء فصل اول کے جیْسا دعا دعائیں - سزا سزائیں - دعاؤں سزاؤں امراؤں ملاؤں *

متفرقات

جب کسي اسم پر اسماء عدد واقع هوں تب آسکي جمع

ني احتياج نهيں جيسا چار مرد کو مارا اور ضرور نهيں هی
چار مردونکو * اور اکثر اسماء عدد واسماء ظرف میں واسط
فائده دينے کثرت يا حصرکے جمع کي علامت وں يعني
و نوں غنّه لاتے هيں بغير اسکے که اسکے بعد حرف
يا اور کوئي حروف جو علامت مفعوليّت يا اضافت
يا ظرفيّت وغيره کي هيں آوے جيسا هزاروں مرگئے
برسوں گذرے - تينوں بهائي آئے - چاروں بيٹهے - مهينوں هوئے
فائده * هندي ميں بطور پارسي کے بهي جمع هوتي هی جيسا
باتاں راتاں * اور اکثر جمع عربي و پارسي مستعمل هی جيسا
ساقياں جواناں هزارها سالها مفردات مقدمات معاملات
اشراف نجبا شرفا طلبه فضلا علما غربا وغيره * اور کبهي جمع
عربي و پارسي پر علامت جمع هندي داخل کرتے هيں چنانچه
احکاموں امراؤں علماؤں مقدماتوں اشرافوں نجباوں فضلاوں
فائده * کبهي دو لفظ که ايک آسکا باب چهارم کي
فصل اول سے هی جيسا بند اور دوسرا فصل دوم سے هوے
مثلاً بنده * ان دونونکي جمع بادي النظر ميں ايکهي هی
چنانچه قبا کے بندوں کو جمع بند کي زيد کے بندوں

جمع بندے کي * ليکن بعد تعمق نظر کے معلوم هوگا که اول

ميں ازدياد هی اور ثاني ميں تبديل *

فائده * زبان قديم ميں لفظ سکھي و نين وآنکھه کي

جمع کئي طور پر هی سکھيں بکسر يا و سکھيں بفتح يا

و نينن بفتح نون دوم و نينن بکسر نون دوم و انکھيں بفتح

يا سکھياں و انکھياں و نيناں *

فائده * لفظ انکھيا و رتيا و بتيا تصغير کے واسطے هيں اور

حالت فاعلي ميں جمع آنکي انکھياں رتياں بتياں هی *

فائده * فعل ماضي متعدي قريب و بعيد کے جمع هونے

ميں رعايت مفعول کي ضرور هی خواه فاعل واحد هو يا

جمع جيسا سپاهيوں کے سامهنے شراب کے پيالے ساقيوں نے

رکھے بيانے مجهول * پس رکھے کو بصورت جمع کے لائے بسبب

جمع هونے مفعول کے يعنے پيالے بيانے مجهول * ليکن جب

علامت مفعول مذکور هووے تب فعل واحد هي هوگا خواه

مفعول واحد هو يا جمع جيسا سپاهيوں کے سامهنے شراب کے

پيالوں کو ساقيوں نے رکھا اور بيان اسکا بحث فعل ميں

کما حقهٗ کيا جايگا انشاء الله تعالی *

بحث دوم

فعل کے بیان میں

فعل وہ لفظ ہی که دلالت کرے ایک معنی پرساتھہ استقلا
کے اور تین زمانون سے ایک زمانہ آسکے ساتھہ سمجھا جا
یہہ بحث مشتمل ہی دو باب پر *

باب اول

بیان میں بناے افعال اور اُسکی تصریف یعنی گردان کے
جانا چاھئے کہ ھندی ریختے میں مصدر کی علا
حرف نا یعنی نون اور الف ساکن ہی جیسا مارنا ھ
اور بعد حذف کرنے علامت مصدر کے جسقدر که
رہے وہ بعینہ امر واحد ہی اور آسکے ساتھہ جب
و یعنی واو موقوف یا مجہول زائد کریں صیغہ ج
ہوگا * اور آنہیں امر کے صیغے پر جب حرف مت
داخل کریں نہي کے صیغے حاصل ہونگے اور امر و نہ
مذکّر و مونّث برابر ہیں *

امر حاضر

سمجھہ تو

سمجھو تم

نہي حاضر

مت سمجھہ تو　　　　مت سمجھو تم

اور اسماء حاليہ جو سابق مذکور ہوئے اُن کے ساتھہ جب ملاویں لفظ ہوں و ہی وہیں و ہو تب فعل حال کے صيغے حاصل ہونگے اور آنسے لفظ ہوں وغيرہ کو حذف بھي کرتے ہیں *

حال مذکّر مثبت

میں سمجھتا ہوں　　تو سمجھتا ہی　　وہ سمجھتا ہی

ہم سمجھتے ہیں　　تم سمجھتے ہو　　وے سمجھتے ہیں

حال مونّث مثبت

میں سمجھتي ہوں　　تو سمجھتي ہی　　وہ سمجھتي ہی

ہم سمجھتي ہیں　　تم سمجھتي ہو　　وے سمجھتي ہیں / وے سمجھتیاں ہیں

اور امر واحد کے آخر میں جب حرف آ یعني الف ساکن اور ے یعنی یاے مجہول اور ي یعنی یاے معروف اور یں یا یاں بیاے معروف لاویں تب ماضي کے صيغے حاصل ہونگے *

ماضي مذكّر مثبت

میں سمجھا	تو سمجھا	وہ سمجھا
ہم سمجھے	تم سمجھے	وے سمجھے

ماضي موٓنث مثبت

میں سمجھي	تو سمجھي	وہ سمجھي
ہم سمجھیں	تم سمجھیں	وے سمجھیں وے سمجھیاں

لیکن جسوقت امر کے آخر میں حرف الف یا حرف واو ہووے تب بناے ماضي کے لئے علامت ماضي کے قبل ایک حرف یا چاهئے جیسا کھایا کھائي وغیرہ ڈبویا ڈبوئي وغیرہ *

فائدہ * گنوار صیغۂ ماضي کے آخر میں اکثر حرف یس یعنی یاے معروف وسین زائد کرتے ہیں مثلاً ماریس ڈالیس کھایس کاٹیس وغیرہ * اور صیغۂ ماضي کے آخر میں جب لفظ ہے وهي وهیں وهو ملاویں تب ماضي قریب کے صیغے حاصل ہوتے ہیں *

ماضي قریب مذكّر مثبت

میں سمجھا ہوں	تو سمجھا هی	وہ سمجھا ہے
ہم سمجھے ہیں	تم سمجھے ہو	وے سمجھے ہیں

ماضي قريب مونّث مثبت

میں سمجھي هوں   تو سمجھي هی   وہ سمجھي هی

هم سمجھي هیں   تم سمجھي هو   { وے سمجھي هیں
وے سمجھیاں هیں }

لفظ تھا و تھے بیاے مجھول و تھي و تھیں بیاے معروف
که انکا مصدر هندي میں خوب معلوم نہیں هی اگرچه زبان
پارسي کے موافق شاید مصدر اسکا لفظ رهنا هووے کیونکه لفظ
تھا کي پارسي بود هی اور بود کا مصدر بودن هی اور بودن کے
معنے رهنا هی * غرض بهر صورت ان لفظونکو ماضي کے صیغوں
میں ملانے سے ماضي بعید کے صیغے حاصل هوتے هیں *

ماضي بعید مذکّر مثبت

میں سمجھا تھا   تو سمجھا تھا   وہ سمجھا تھا

هم سمجھے تھے   تم سمجھے تھے   وے سمجھے تھے

ماضي بعید مونّث مثبت

میں سمجھي تھي   تو سمجھي تھي   وہ سمجھي تھي

هم سمجھي تھیں   تم سمجھي تھیں   { وے سمجھي تھیں
وے سمجھیاں تھیں }

ر انہیں لفظونکو جب اسماء حالیہ میں ملاویں تب
ي استمراري کے صیغے حاصل ہونگے *

ماضي استمراري مذکّر مثبت

ں سمجھتا تھا　　تو سمجھتا تھا　　وہ سمجھتا تھا
م سمجھتے تھے　　تم سمجھتے تھے　　وے سمجھتے تھے

ماضي استمراري مونّث مثبت

ں سمجھتي تھي　　تو سمجھتي تھي　　وہ سمجھتي تھي
م سمجھتي تھیں　　تم سمجھتي تھیں　　وے سمجھتي تھیں
　　　　　　　　　　　　　　وے سمجھتیاں تھیں

ور اسماء حالیہ کے صیغے بعینہ کبھي ماضي شرطیہ کے صیغے ہوتے ہیں

ماضي شرطي مذکّر مثبت

میں سمجھتا　　تو سمجھتا　　وہ سمجھتا
هم سمجھتے　　تم سمجھتے　　وے سمجھتے

ماضي شرطي مونّث مثبت

میں سمجھتي　　تو سمجھتي　　وہ سمجھتي
هم سمجھتیں　　تم سمجھتیں　　وے سمجھتیں
　　　　　　　　　　　　　　وے سمجھتیاں

اور امرِ واحد کے آخر میں جب حرفِ وں یعنے واو اور نون غنہ اور ویں بیاے مجہول و نون غنہ اور حرف و یعنے واو مجہول ضم کریں تب مضارع کے صیغے حاصل ہونگے اور مضارع میں تذکیر و تانیث برابر ہی *

مضارع

میں سمجھوں	تو سمجھے	وہ سمجھے
ہم سمجھیں	تم سمجھو	وے سمجھیں

اور انہیں مضارع کے صیغوں کے ساتھہ جب ملاویں حرف گا یعنے ف پارسی اور الف اور حرفِ گے بیاے مجہول اور گی بیاے مروف اور گیں بیاے معروف تب مستقبل کے صیغے حاصل ہونگے *

مستقبل مذکر مثبت

میں سمجھونگا	تو سمجھیگا	وہ سمجھیگا
ہم سمجھینگے	تم سمجھوگے	وے سمجھینگے

مستقبل مونث مثبت

میں سمجھونگی	تو سمجھیگی	وہ سمجھیگی
ہم سمجھینگی	تم سمجھوگی	وے سمجھینگی

لفظ کے بہ کاف عربي وکر و کرکے و کرکر درمیان دو فعل کے
تے هیں اس واسطے کہ فاعل ایک کو عمل میں لاکے
دوسرے فعل کو اس میں متصل کرے جیسا سمجھ کے
سمجھ کر سمجھہ کرکے سمجھہ کرکر * پس اگرچہ موافق
اصطلاح صرف عربي کے آسکا نام مقرر نہیں لیکن ازروے
معنے کے معطوف علیہ هونیکا فائدہ دیتا هی مثلاً سمجھکر
گیا یعنے سمجھا اور تس پیچھے گیا *
مصرع * دل میرا لیکے کیا چاهتے هو میري جان ؟
اور کبھي یے حروف لفظاً محذوف هوتے هیں جیسا
مار گیا * یہہ تصریف جو بیان کي گئي افعال مثبت کي
هی اور انہیں افعال پر جب حرف نہ یا نہیں داخل
کریں تب افعال منفي هونگے *
فائدہ * تصریف مذکورہ سے یہہ معلوم هوا کہ لفظ
مارتا مارتے وغیرہ کي تین صورتیں هیں * کبھي تو وے
اسماء حالیہ هیں اور کبھي فعل حال کے صیغے اور کبھي
ماضي شرطي کے * لفظ هونا مصدر لازمي هی اور تصریف
آسکي بعینہ طریق مذکور پر هوتي هی مگر تین بات

میں فرق هی * ایک یهه که موافق اُس قاعدے کے جو ماضي کے بیان میں ذکر کیا مناسب تها که اُسکي ماضي کے صیغے لفظ هویا وغیرہ ساتهه یا کے هوتے لیکن برخلاف قیاس هوا کہتے هیں ساتهه ضمهٔ ها اور بغیر یا کے * دوسرا یهه که حرف یا که اُسکے صیغهٔ مضارع کي علامت میں آتا هي اُسکو حذف کرنا درست هي جیسا هو اور هوں بولتے هیں جگهه میں هوئے اور هونگے * اور تیسرا یهه که اُسکے مضارع کے صیغوں میں ایک حرف واو کو زیادہ کرنا صحیح هي جیسا

میں هوؤں	تو هووے	وہ هووے
هم هوویں	تم هوؤ	وے هوویں *

اور یهه تیسرا فرق جاري هی اُن تمام فعلوں میں که جنکے امر کے آخر میں حرفِ علت رہے جیسا

میں جاؤں	تو جاوے	وہ جاوے
هم جاویں	تم جاؤ	وے جاویں
میں پیوں	تو پیوے	وہ پیوے
هم پیویں	تم پیو	وے پیویں

لفظ جانا بھي بطورِ مذکور بعینه متصرف هي م
صیغهٔ ماضي میں قیاس تھا که جایا هو لیکن گیا بکاف
پارسي کهتے هیں * اور اُسکا سبب افعال غیر صحیح میں
بیان کرونگا لیکن عندالترکیب اُسکي ماضي کے صیغے کبھي
اپني اصلي حالت پر رهتے هیں چنانچه جایا چهنا *

باب دوم

مشتمل هي چار فصل پر *

فصلِ اول

بیان میں اقسام فعل کے

اگرچه اقسام بیان کرتا هوں افعال کے لیکن آسانی کے
واسطے نظائر میں مصادر کو ذکر کرونگا * پس افعال کي
دو قسم هیں لازمي اور متعدي * لازمي وه که فقط فاعل
میں معنے اُسکے تمام هوں اور محتاج مفعول کي طرف نه
جیسا هونا جانا سونا * متعدي وه که بغیر مفعول کے فقط
فاعل میں تمام نهو اور اِسکي دو نوع هیں * اول متعدي
بنفسه وه که بغیر واسطه کسي حرف زائد اور علامات
متعدي هوے جیسا سمجھنا بوجھنا کھودنا ڈھونڈھنا

دوسرا متعدي بالواسطه وہ که بواسطۂ کسي حرف و علا
کے متعدي هوے * پس متعدي بالواسطه کي تحقیق
لئے چار نوع مقرر کیي گئیں *

نوع اول یهه که مصدر خواه لازمي هوے یا متعدي
اُسکي علامت مصدر کے ماقبل حرف آ یعنے الف ساکن یہ
حرف واَ یعنے واو اور الف ساکن اور حرف لاَ یعنے لام اور
الف ساکن کے زیادہ کرنے سے متعدي بالواسطه حاصل هوتا
هی * جیسا بچنا بچانا بچوانا - دبنا دبانا دبوانا - ڈرنا
ڈرانا - بیٹھنا بٹھلانا - چونا چُلانا - رونا رُلانا - اور اِس قسم کے
متعدي بالواسطه میں اکثر اعراب کي تغیر و تبدیل هوتي
هی اِس لئے اُسکے بیان کے واسطے دو قانون مقرر کئے گئے *

قانون اول یهه که حرفِ علّت جو اُس فعل میں
تھے علامت متعدي بالواسطه کے داخل هونے سے حذف
هو جاتے هیں تلفظ سے اور ضمه و فتحه و کسره که اُس
حرفِ علّت پر تھے وے باقي رهتے هیں * جیسا بولنا بُلانا -
بھولنا بھُلانا - رونا رُلانا - گانا گوانا - سیکھنا سکھانا *

قانون دوم یهه که اُن علامات کے داخل هونے سے

اُس فعل کي ايک حرکت ساقط هو جاتي هے * جيسا
اَٹکنا اٹکانا * پس وه فتحه که اٹکنا کے حرف ٹ ميں تها وه
اٹکانا کے حرف ٹ ميں نهيں هے اور ايسے هي برسنا برسانا *
نوع دوم يهه که حرف آ يعنے الف ساکن فعل کے
کلمے کے بعد هي لانے سے متعدي بالواسطه حاصل هوتا هے
جيسا تننا تاننا - تهسنا تهاسنا - ٹلنا ٹالنا - دبنا دابنا
مرنا مارنا - اڑنا آڑنا - کٹنا کاٹنا - بندهنا باندهنا *
نوع سيوم يهه که تلفظ ميں حرف واو يا حرف
يا کو زائد کرنے سے متعدي بالواسطه حاصل هوتا هے * جيسے
گهلنا گهولنا - کهلنا کهولنا - پسنا پيسنا - رُکنا روکنا *
نوع چهارم يهه که ايک حرفِ صحيح کو دوسرے حرف
کے ساتهه بدل کرنے سے متعدي بالواسطه حاصل هوتا هے *
جيسا بکنا بيچنا - چهوٹنا چهوڑنا - ٹوٹنا توڑنا - جاننا جتانا *
فائده * اکثر فعلوں کي متعدي کئي طور پر آتي هيں *
جيسا سيکهنا سکهانا سکهلانا - بيٹهنا بيٹهانا - بٹهانا بيٹهلانا
بٹهالنا * بعد دريافت کرنے اِس تفصيل کے معلوم کيا چاهئے
که متعدي خواه بنفسه هو يا بالواسطه تين قسم سے خالي

نہونگے * متعدي بیک مفعول جیسا سمجھنا بوجھنا دبانا
مارنا کاٹنا * متعدي بدو مفعول جیسا سمجھانا بجھانا
مروانا کٹوانا دینا * متعدي بسه مفعول جیسا دلانا * اور
مطلق متعدي خواه بیک مفعول خواه بدو مفعول خواه بسه
مفعول دو قسم هیں * معروف که فاعل اُسکا معلوم هو جیسا
سمجھنا بوجھنا دبانا دلانا * مجہول که فاعل اُسکا معلوم نهو
جیسا سمجھا جانا بوجھا جانا دبا جانا مارا جانا کاٹا جانا
سمجھایا جانا بجھایا جانا کٹوایا جانا دبایا جانا دلایا جانا *
اور مجہول بنانیکا قاعده یهه هی که ماضي کے صیغے کے
ساتھه لفظ جانا کے صیغونکو ملاویں *

فائده * بعضے فعل مشترک هیں درمیان لازمي ومتعدي کے
جیسا خارش کھجلاتي هی لازمي * اور وه کھجلاتا هی خارش کو
متعدي * اور ایسے هي کترانا * اور بعضے فعل کي صورت متعدي
سي هی پر في الواقع لازمي هی جیسا کمھلانا اما نا کہلانا *
اور بعضے فعل اُسکے برعکس هیں چنانچه نگلنا رگڑنا بدلنا *
فائده * جتنے لازمي هیں سبکے معنے کا حاصل رجوع کریگا
ایک متعدي مجہول کي طرف جیسا بننا یعنے بنایا جانا *

فصل دوم

بیان مین فعلِ وضعي وغیروضعي و فعلِ مفرد ومرکب کے *

فعلِ وضعي هندي وہ هی که کسي واضعِ هند نے اُسکو وضع کیا هي جیسا مارنا کاٹنا آنا جانا * غیرِ وضعي وہ هي که الفاظ غیر هندي کے ساتھه علامت مصدر هندي کي ملاکر مصدر بناویں * مثلاً قبولنا خریدنا بخشنا بدلنا داغنا * یا که کسي اسماء جامد یا صفات هندي کے ساتھه علامت مصدري ملاویں جیسا سونتنا سُنتیانا پاني پنیانا موٹا مُٹانا گرم گرمانا* بهر صورت خواہ وضعي هو یا غیر وضعي فعل کي دو قسم هیں* بسیط یعنے غیر مرکب جیسے دینا مارنا بخشنا بدلنا قبولنا مُٹانا سُنتیانا * مرکب وہ که اُسکے دو جزو هویں * پس اُس مرکب کي دو نوع هیں *

نوع اول یهه که ایک جزو اسم هوے اور دوسرا فعل * جیسا غوطه مارنا غوطه کهانا فکر کرنا شرط کرنا رخصت کرنا موٹا کرنا *

نوع دوم یهه که دونوں جزو فعل هویں * پس اُس نوع کي طریق اصلي یهه هی که جزو اول امر واحد هو*

جیسا مارڈالنا دے ڈالنا کہا جانا گھبرا جانا بول ج
ہوسکنا کاٹ ڈالنا پھینک دینا سو رھنا جارھنا *
کبھی جزو اول صیغۂ ماضی ہوتا ھی * مثلاً چلا جانا جایا چاھنا
مارا چاھنا ناچا کرنا * اور کبھی جزو اول اسم حالیہ جیسا
ولتا جانا بولتے رھنا پیتا رھنا بیتے رھنا جاتا رھنا جاتے رھنا *
ور کبھی جزو اول مصدر جیسا بولنے لگنا آنے پانا جانے دینا *

فائدہ * ھندی فعل مرکب کے دونوں جزو کے درمیان لفظ
جذب لانا درست ھی جیسا

مصرع * لازم نہیں کہ چھوڑ مجھے یار جائے *
عنے چھوڑ جائے *

فصل سیوم

افعال کے بعضے احکام اور تذکیر و تانیث ووحدت
وجمعیّت کے بیان میں *

جتنے افعال متعدی ھیں سبھونکے صیغۂ ماضی کے فاعل
کی علامت سوائے ماضی استمراری کے حرف نے
یعنے نون و یائے مجہول ھی * جیسا میں نے کھایا ھی
تونے کھلایا ھی میں نے کھایا تھا تونے کھلایا تھا * مگر

لفظ لانا اور بولنا یا جو فعل کہ ساتھہ لفظ چانا
چکنا یا سکنا یا لگنا کے مرکب ہووے اُسکی ماضی
فاعل کی علامت حرف نے نہیں ہی * جیسا میں
وہ بولا یا تو کہا چکا وہ لے چکا میں لے سکا * اور کبھی بطر
شان حرف نے فعل حال کے ساتھہ لاتے ہیں * مثلاً

بیت * سنتیہی عطّار نے یہہ رنگ بو
کہنے لگا ہاے میاں ہو نہو *

اور کبھی حرف نے ماضی متعدی کے فاعل سے حذ
ہوتا ہی * جیسا

مصرع * حارث لعین کی عورت بہتیرا رو پکاری *

فعل ماضی متعدی قریب و بعید کے صیغے سواے اُن ا
متعدیوں کے کہ جنکے ساتھہ حرف نے مذکور نہیں ہوتا ہی
تذکیر و تانیث میں متابعت مفعول کی کرتے ہیں * مثلاً

مصرع * دی تھی خدا نے آنکھہ پہ ناسور ہو گیا *

اور چنانچہ ہندہ نے کھانا کھایا زید نے روٹی کھائی * مگر
جب علامت مفعول یعنے حرف کو و کتئیں و حرف سے
مذکور ہو تب فعل متعدی ماضی مذکر ہی ہوگا خواہ

مفعول مذکّر ہو یا مونّث * جیسا زیدنے کھانیکو کھ عمرنے روٹي کو کھایا *

مصرع * ایکدم خالي نپایا اشک سے اِس آنکھہ کو *

اور سواے آن صیغہ ھاے مذکورکے تمامي صیغے خواہ متعدي ھوں یا لازمي تذکیر و تانیث میں فاعل کي موافقت کرتے ھیں * جیسا ھندہ کھانا لائي میتا یہہ کلام بولي ھندہ مارتي ھی ھندہ گئي ھندہ جاتي ھی * اور یہي حکم ھی فعل کي وحدت و جمع میں یعنے سواے لازمي اور سواے آن متعدیوں کے کہ جنکي ماضي میں حرف نے نہیں لاتے ھیں جتني ماضي متعدي قریب و بعید ھیں آنکے صیغوں میں وحدت وجمع برعایت مفعول ھوتي ھی * جیسا ھمنے کھانا کھایا یا سپاھیوں کے سامھنے شراب کے پالے ساقیوں نے رکھے بیاے مجہول * پس لفظ رکھے کي جمعیّت بسبب جمع ھونے مفعول کے ھی یعنے پیالے بیاے مجہول * مگر جب علامت مفعول مذکور ھوے تب فعل واحد ھي ھوگا خواہ مفعول واحد ھو یا جمع * مثلاً شراب کے پیالوں کو ساقیوں نے رکھا *

فصل چہارم

ہندي میں افعال دو قسم ہیں * صحیح وہ کہ جس میں
تغیر و تبدیل یا زیادت یا حذف حروف کي تصریف کے
وقت نہیں ہوتي ہیں * مثلاً مارنا کاٹنا پہنچنا * اور غیر
صحیح وہ کہ جسمیں عندالتصریف تغیر و تبدیل یا حذف
یا زیادت حروف کے واقع ہو * جیسا لفظ کرنا قیاس چاھتا
ھی کہ صیغۂ ماضي اِسکا کرا ھوے لیکن رآ کو حرف یا کے
ساتھہ بدل کرکے کیا کہتے ہیں * اور ایسے ھي لفظ مرنا میں
چاھئے کہ ماضي مرا و مرے وغیرہ ھوے * لیکن حرف را کو
واو کے ساتھہ بدل کرکے موا کہتے ہیں * اور لفظ جانا کے صیغۂ
ماضي چاھئے کہ جایا و جائے وغیرہ ھوے * لیکن اِس جہت سے
کہ حرف جیم و کاف پارسي کبھي ایک دوسرے کے ساتھہ
بدل ھوتے ھیں جیم کو کاف پارسي کے ساتھہ بدل کیا تو
چاھئے کہ گایا بکاف پارسي ھوتا * لیکن واسطے دفع التباس
و مشابہت ساتھہ لفظ گایا کے کہ وہ ماضي ھی لفظ گانا
بکاف پارسي کا جو بمعني سرود کے واقع ھی الف
حذف کرکے گیا گئے وغیرہ کہتے ہیں * پر عندالترکیب

دوسرے فعل کے ساتھہ کبھي وہ اپني حالت اصلي پر رهتا هی
جیسا جایا چہنا * اور لفظ هونا کے ماضي کا صیغہ چاهئے
کہ لفظ هویا و غیرہ هوے * لیکن حرف یا کو حذف کرکے
هوا وغیرہ کہتے هیں * اور جو فعل کہ آسکے آخر میں حرف
علّت هوے آسکے مضارع میں قبل علامت مضارع کے کبھي
ایلک واو زیادہ کرتے هیں * مثلاً هووے کھاوے پیوے * اور کئي
ایسے نظر آتے هیں کہ عندالتصریف آسکي حرکات میں تغیر
وتبدیل واقع هوتي هی * جیسا دینا و لینا کے صیغۂ ماضي
چاهئے کہ دیا و لیا ساتھہ دال و لام مکسور بکسرۂ مجہول
هوتے لیکن کہتے هیں بکسرۂ معروف * اور لفظ سمجھنا کي
ماضي کے صیغے چاهئے کہ سمجھا بمیم مفتوح هوے لیکن
کہتے هیں سمجھا بمیم ساکن * اور آسي طرح دبکنا پھسلنا
سرکنا لپکنا پگھلنا نگلنا *

باب سیوم

بیان میں مجاز کے جو فعل میں هوتا هی اور ذکر میں
بعض فوائد کے جو حاصل هوتے هیں فعلوں سے * ماضي بعید کي
جگہہ مجازاً کبھي ماضي قریب کو استعمال کرتے هیں جیسا

هم کل آتے ناخوش ہوئے آج خوش ہیں یعنے کل ناخوش تھے * اور جیسا میں کل وہاں گیا ہوں یعنے گیا تھا * اور کبھی ماضی کو مجازاً باعتبار قریب الوقوع کے مستقبل کی جگہہ ذکر کرتے ہیں جیسا کھانا لایا ؟ ہاں صاحب لایا یعنے نزدیک ہی کہ لاؤنگا *

ہندی میں مصدر کو کبھی صیغۂ امر یا نہی کی جگہہ استعمال کرتے ہیں * جیسا

مصرع * عالم کو ای دیوانے مت ساتھہ لے ڈبونا *

یعنے مت ڈبو * اور کبھی صیغۂ مضارع مجازاً ماضی کے معنے میں آتا ہی * جیسا

بیت * پس جب حسین سرور بن کربلا میں آئے
دیکھیں تو سامھنے سے کچھہ لوگ ہیں پرائے *

یعنے دیکھا * اور کبھی صیغۂ حال معنے میں ماضی کے * جیسا میں فلانی جگہہ گیا تہا دیکھتا ہوں کہا کہ قضیہ مچ رہا ہی یعنے دیکھا * لفظ چاہنا کے صیغے کو یا لفظ پر یا والا جب کسی فعل کے ساتھہ ملاویں تب استقبال قریب کا فائدہ حاصل ہوتا ہی * جیسا مرا چہتا ہی یا مرنے پر ہی یا مرنے والا ہی یعنے نزدیک ہی کہ مریگا * اور اسی لفظ چاہنا

سے بے کئي الفاظ جو مشتق هیں یعنے چاهئے و چاهتا هی و چاهئیگا کبھي کلام میں آنے سے مفید هوتے هیں معني ضرورت یا مناسبت کو * مثلاً تمکو چاهئے وهاں جانا یعنے ضرور هي یا مناسب هي * فعل مرکب جب حاصل هو لفظ کرنا یا جانا یا رهنا کے ملانے سے تب وہ مفید هوتا هی معني کثرت یا استمرار کو جیسا ناچا کرو یعنے اکثر اوقات میں * پیتے رهو یعنے همیشه * بولتے جاو یعنے اکثر اوقات میں *

فائدہ * کبھي کبھي فعل کو مکرر لاتے هیں واسطے حاصل هونے معني کثرت کے جیسا چن چن - بولتے بولتے - مارتے مارتے - کھا کھا - کھاتے کھاتے - چلتے چلتے *

فائدہ * جس وقت ایک صیغهٔ ماضي مذکّر اور ایک ماضي مونّث کا مرکب هو تب وہ دلالت کرتا هی مشارکت پر اور چاہے هی طرفین کو * جیسا مارا ماري دیکھا دیکھي *

فائدہ * جب لفظ بننا یا پڑنا کے صیغے دوسرے مصدر یا حال کے ساتھہ ترکیب پاویں تب مفید هوتے هیں معني ضرورت کو * جیسا جانا بنا یا جانا پڑا جاتے بنا کھانا بنا یا کھانا پڑا یعنے جانا یا کھانا ضرور هوا *

فائدہ * امر کے جمع کے صیغے کو اکثر تعظیم کے مقام
میں بولتے ہیں * جیسا آو اور امر واحد سے مستفاد ہوتی
ہی کدھی عزت یعنی پیار * جیسا

شعر * آ مجھ بن میں بس کہ بنایا تیرے لئے
یہہ خیمۂ سیاہ و سفید پٹا پٹی *

اور کبھی تحقیر جیسا لفظ آئے و کھائے وغیرہ * اسطرح کے
افعال اکثر جزا طلب ہیں جیسا وہ آئے تب میں جاونگا *
فائدہ * لفظ جاتا وغیرہ اسطرح کے الفاظ جو ایسے کلام میں
واقع ہیں یعنی میں جاتا تو آسے خوب مارتا ماضی
شرطی ہی * لفظ ہیگا و ہیںگے مفید ہیں معنی حال کو
جیسا مارا ہیگا و مارے ہیںگے اور لفظ ہونگا و ہوگا و ہو
جب کسی فعل ماضی کے ساتھہ مرکب ہوویں تب مفید ہو
ہیں اشتباہ کتئیں * جیسا میں سمجھا ہونگا تو سمجھا ہو
وہ سمجھا ہوگا ہم تم وے سمجھے ہونگے * لفظ لگنا کے
ساتھہ جب کوئی فعل مرکب ہووے تب فائدہ شرو
فعل کا دیتا ہی جیسا آنے لگا کھانے لگا یعنی کھانا شرو
کیا * اور لفظ چکنا کے ساتھہ جب مرکب ہو کوئی فعل

تب فائدہ انتہاے فعل کا حاصل ہوتا ہی جیسا کہا چکا یعنے کھانا تمام ہوا * امر واحد کے ساتھہ تعظیم کے مقام میں اکثر لفظ ئے یا ئیگا بیاے معروف اور جئے و جئیگا ملاتے ہیں جیسا مارئے مارئیگا ہوئے ہوئیگا پائے پائیگا ہوجئے ہوجئیگا دیجئے دیجئیگا لیجئے لیجئیگا * اور کبھی لفظ ئے کے ضم کرنے سے فائدہ مضارع کا حاصل ہوتا ہی جیسا وہاں پہنچتے ہی یکبارگی میرے خیال میں آیا کہ فلانی جگہہ چلئے یعنے چلوں *

بحث سیوم

حرف وہ لفظ ہی کہ بغیر ملائے دوسرے لفظ کے معنے اسکے سمجھے نجائیں * پس حروف سے و ستی و سوں کدھی آتے ہیں واسطے ابتدا کے اور حروف تلک و تلملک و لے و لگ و توری واسطے انتہا کے جیسا سیر کی ہمنے لکھنؤ سے مرشدآباد تلک یعنے شروع سیر کا لکھنؤ و انتہا مرشدآباد میں * اور کبھی بہی حرف سے وستی وسوں واسطے بیان کے آتے ہیں جیسا اسکو کس بات کی کمی روپیے سے اجناس سے کپڑے سے * اور کبھی معنی میں بعض کے جیسا زید قوم مسلمان سے ہی

یعنے بعض فرد اُسکا * اور کبھي معني میں سبب کے جیسا

مصرع * تو شور سے میرے بھي بیزار نہو ہرگز *

یعنے بسبب شور کے * اور کبھي استعانت کے معنے میں جیسا

اُسنے در توپوں سے قلعہ چھین لیا * اور حرف میں واسطے

ظرفیّت کے خواہ مذکور ہو جیسا چراغ میں تیل نہیں *

یا مقدر جیسا کل میں تیرے گھر گیا تھا یعنے گھر میں *

حرف کو و کنتئیں و حرف نے یعنے یاے مجہول علامت

ہیں مفعول کي جیسا اُسکو مارا اُسکنتئیں یا اُسے مارا *

اور کبھي حرف کو ظرف کے معنے میں آتا ہی جیسا

گھر کو گیا لکھنوء کو جاؤنگا یعنے گھر میں یا لکھنوء میں * اور

کبھي معني عوض کو مفید ہوتا ہی مثلاً یہہ گھوڑا کتنے کو

بیچوگے ؟ یعنے کتنے روپیئے کے عوض * حرف ساتھہ واسطے معیّت

و اتفاق کے ہي جیسا ہمکو وہ اپنے ساتھہ لے چلیگا * حرف

پر دلالت کرتا ہی استعلا پر جیسا زید کوٹھے پر ہی *

اور کبھي معني میں ایکن کے * مثلاً

بیت * جي میں کیا کیا ہی اپنے اى ہمدم *

پر سخن تا بلب نہیں آتا *

اور کبھی ظرفیّت کے معنےکو مفید ہوتا ہی جیسا تم میرے گھرپر آوٴ یعنے گھر میں یا وہ کتاب گھرپرھی یعنے گھر میں* حرف جو اور حرف کہ یعنے کاف عربی مکسور آتے ہیں واسطے بیان ماقبل کے * مثلاً کِشن نے کہا دوتی سے جو پیاری کے پاس جاوٴ* زید نے کہا عمروکو کہ میں کل باغ کو جاوٴنگا * حرف نہ وحرف مت و نہیں واسطے نفی کے ہیں اور مثال اسکی ظاہر ہیں* اورحرف ا یعنے الف مفتوح و ان و نِر و نِ یعنے نون مکسور دلالت کرتا ہی نفی پر جیسا اتّل یعنے تلنیوالا نہیں ان پڑھا نِربل نڈر * حرف ای بالف مفتوح و ای بالف مکسور وارے بیاے مجہول و اری بیاے معروف وحرف او بواو مجہول و رے بیاے مجہول و ابے و اجی و ہوت و یا و حرف ا یعنے الف ساکن یے سب حروف نِدا ہیں * مثلاً ای لڑکے او چھوکرے ارے ہددہ ابے مردک اجی میاں گبرو ہوت یا خدا خدایا ساقیا * حرف یو جب فعل امرکے آخر میں آوے تب فائدہ دعاکا حاصل ہوتا ہی خواہ نیک ہو یا بد جیسا خوش رہیو یا مریو یعنے میں دعا کرتا ہوں خداکے یہاں کہ تو خوش رہ

ا کہ مرے * حرف کاف و چہ موافق پارسي کے علامت صغیر کي هیں جیسا مردک باغچہ یعنے چھوٹا آدمي و چھوٹا باغ * حرف آ یعنے الف ساکن و حرف وا متعدي بالواسطہ کي علامت هیں جیسا بچنا بچانا بچوانا * حرف کر بکاف عربي ترجمہ حرف با کا هی پارسي میں * مثلاً

مصرع * گھر همارا خانۂ اللہ کر مشہور تھا *

یعنے بخانۂ خدا اور وهي حرف کر اکثر محصولات پر واقع هوتا هی جیسا بنکر چلکر * اور کبھي فاعلیّت کو مفید هوتا هی جیسا دنکر آفتاب کو کہتے هیں یعنے دن کرنیوالا * حرف سا و آنہ حرف تشبیہ هیں مثلاً مرد سا مرد انہ یعنے مرد کے برابر * حرف اور و پن و و و پر و لیکن و بھي و پھر حروف عطف هیں اور حرف یا و حرف کي بجاے حروف و نہیں تو و خواہ و چاهو حروف تردید هیں * مثلاً میں تمکو روپي نہیں دیدیگا خواہ خوش هو یا بیزار * و لفظ اگر و جو حرف شرط هیں * و حرف تو و پس حرف جزا جیسا اگر یا جو تم میرے یہاں آو تو یا پس تمکو میں روپي دونگا * اور کبھي حرف تو زائد هوتا هی * مثلاً

مصرع * صاف تو کہہ کہ میاں تم تو ہوئے اہل نصاب

اور لفظ سوائے و بمگر و ورا و ماورا حروف استثنا ہیں جیسا آئے ہمارے پاس طلبہ سوائے زید کے * لفظ ہاں حرف ایجاب ہی مثلاً تمنے فلانی کتاب پڑھی ؟ بندہ نواز ہاں * لفظ البتہ واسطے تاکید اثبات یا نفی کے ہی اور ہرگز واسطے تاکید نفی کے ہی اور کبھی مصدر کے بعد حرف کا لانے سے معنی ہرگز کے حاصل ہوتے ہیں جیسا میں نہیں دیدیکا یعنے ہرگز نہیں * لفظ ہی بیائے معروف واسطے حصر یا تاکید کے آتا ہی مثلاً اِس شہر میں کِسن ہی داتا ہی یعنے دوسرا کوئی نہیں * یہی آدمی اِسی کو دو * کیا ہی آدمی ہی ؟

مصرع * سنتیہی یہہ دلکو لگی اُسکے چوٹ *

فائدہ * اکثر حروف پارسی و عربی ہندی میں مستعمل ہیں جیسا از بر بہ نے با غیر جز تا فی مِن * اور کبھی حروف مکرر ایک سے زیادہ لاتے ہیں مثلاً اسکنئیں کو دیا *

مصرع * صبح سے تا شام تلک خوض کر *

اور گھر میں سے گھوڑے بڑے *

فائدہ * اکثر حروف دو لفظ کے درمیان واقع ہوتے ہیں مثلاً

حرف ب و آ یعنے الف ساکن و بے و واو و نه و کا و کے
و کي جیسا دربدر دوبدو سال بسال جابجا لبالب دوژادوڑ
جهپا جهپ گاہ بیگاہ گفت وگو رات ورات لال و لال
کدهي نکدهي کچهه نکچهه کهیں نکهیں کهیت کا کهیت
جنگل کا جنگل غت کے غت رات کي رات *

مقالۂ دوم مرکبات میں

مرکب وہ هي که دو لفظ یا زیادہ سے حاصل هووے اسطرح
که جزو لفظ جزو معني پر دلالت کرے * مثلاً زید کا گهوڑا
پس زید دلالت کرتا هي اپنے معنے پر اور گهوڑا اپنے معنے پر *
یهه مقاله مشتمل هی دو بحث پر *

بحثِ اول

مرکب غیر کلامي وہ هي که سننیوالا اُسي پر اکتفا نکرے
بلکه منتظر رہے دوسري بات کا * پس مرکب غیر کلامي
کي چار نوع هیں *

نوع اول * توصیفی وہ کہ صفت و موصوف سے مرکب
ہے * ہندی ترکیب توصیفی میں اصل یہہ ہی کہ
صفت مقدم ہوے موصوف پر * مثلاً اچھا شہر بھلا مانس *
پارسی ترکیب توصیفی میں اصل یہہ ہی کہ موصوف
مقدم ہو صفت پر اور اس صورت میں موصوف مکسور ہوگا
جیسا عاشقِ پاک مردِ نیک اور عکس اُسکا بھی صحیح ہی *
لیکن اس صورت میں موصوف مکسور نہوگا جیسا پاک عاشق
نیک مرد * اور ہندی صفت و موصوف کے درمیان موافقت
شرط ہی تذکیر و تانیث میں * مثلاً اچھی لڑکی بیاے
معروف اور وحدت و جمع میں جیسا اچھا لڑکا اچھے لڑکے
یاے مجہول اور حالات میں جیسا بھلا بندہ حالت فاعلی
میں اچھے لڑکے کو حالت مفعولیت میں اور اچھے لڑکے کا
وغیرہ حالت اضافت میں *

فائدہ * جب دو لفظ ملکر ایک اسم کی صفت واقع ہو
تب اس مرکب کے جزو آخر کی تذکیر و تانیث میں
موصوف کی رعایت کرتے ہیں * مثلاً تنگری ٹوٹا مرد *
یہں لفظ تنگری مونث ہی چاہئے کہ تنگری ٹوٹی بیاے

معروف کہتے * لیکن برعایت مرد کے تذکیر توتا کہتے ہیں اور ایسے ہی جھولی بھرا لڑکا اور باپ موئی لڑکی *

نوع دوم * ترکیب اضافی وہ ہی کہ مضاف و مضاف الیہ سے مرکب ہوے اور ہندی ترکیب اضافی میں اصل یہہ ہی کہ مضاف الیہ مقدم ہو مضاف پر جیسا مرد کا گھر اور اُسکا غلام * اور عکس بھی درست ہی * مثلاً گھر مرد کا غلام اُسکا اور جمیع اضافت فائدہ تخصیص کا دیتی ہی چنانچہ مرد کا گھر یعنے عورت کا نہیں * اور اُسکا بیان ہو چکا بحث اسما کے باب چہارم کی فصل چہارم میں *

نوع سیوم * ترکیب تعدادی کہ دو عدد سے مرکب ہوے جیسا گیارہ بارہ *

نوع چہارم * ترکیب امتزاجی وہ ہی کہ دو لفظ مل جاویں اسطرح کہ گویا ایک لفظ ہی * اور وہ مرکب کسی چیز کا نام ہوے جیسا کلکتہ * پس یہہ لفظ مرکب ہی دو لفظ سے کالی نام ایک دیبی کا ہی اور کتہ بمعنی مالک کے * اور کثرت استعمال کے سبب الف کو حذف کر کے کلکتہ کہتے ہیں * اور اسیطرح اکبرآباد شاہجہان آباد رام نگر جہانگیرنگر

غازي‌پور جونپور انوپ‌شہر فتح‌گڑھہ شاہ‌گنج بھگوان‌گولہ
گوپاموٗ سکندرنامہ * اور سواے ان چاروں کے اور بہت سي
ترکیبیں غیر کلامي هندي میں واقع هیں کہ وے مسمی
کسي نام کر نہیں چنانچہ اکثر مرکبات کہ وے صفات هیں
بحث صفات میں مذکور هوئے * اور بعضے صفات کے آخر
میں حرف یاے معروف کے لاحق هونے سے معني مصدري
حاصل هوتے هیں * مثلاً دوست دوستي دشمن دشمني
ترش ترشي مرد مردي بڑا بڑائي میٹھا مٹھائي مہربان
مہرباني بیصبر بیصبري بیوقر بیوقري کم کمي ناچار
ناچاري * اور کبھي یاے معروف واسطے نسبت کے آتي هے
چنانچہ عربي هندي پارسي عیسوي و موسوي وغیرہ *
حرف آئي و گي و پن و پنا و پا و اپن و هٹ و آهٹ و
رت ویش و ول و ش یعنی شین ساکن آخر میں آنے سے معنے
مصادر کے هوتے هیں جیسا سیوک سیوکائي ادهک ادهکائي
ترش ترشائي زندہ زندگي موٹاپن زنان‌پن بیواپنا دیوان‌پنا
موٹاپا بڑھاپا احمقاپن بلاهٹ سنسناهٹ کڑوارت سیدهاوٹ
آزمایش سوزش گردش فرمایش لکھول پلول گھرول *

فائدہ * اکثر لفظ میں آنا کے لاحق ہونے سے معنی مکان کے حاصل ہوتے ہیں جیسا سر سرھانا یعنی سرکی جگہہ پانو پینتانا * لفظ آس آخر میں آنے سے معنی شوق کا فائدہ دیتا ہی چنانچہ پیاس موتاس * کبھی حرف نوں ساکن وحرف الف اور حرف وا اور حرف و یعنی واو معروف کو ترکیب دینے سے معنی تصغیر یا تحقیر یا وصفیہ کے حاصل ہوتے ہیں جیسا پیرن میرن بخشا ھینگنا بخشوا پیرو دینو لادو ڈھالو * اور ایسے حرف ڑا و ڑی بیاے معروف و حرف کاف ساکن و یا کے آنے سے تصغیر یا تحقیر ہوتی ہی جیسا انکھہ آنکھڑیا پاگ پگڑی کھال کھلڑی دام دمڑی گانٹھہ گنٹھڑی پھوڑا پھوڑیا مرد مردک توپ توپک سنبدر سنبدرک * کبھی لفظ خانہ ودان وگاہ وستان وستھان و زار و واڑی و باڑی وسال و سالہ کو آخر میں لانے سے معنی ظرفیت کے حاصل ہوتے ہیں جیسا کتب خانہ نوبتخانہ ناس دان قلمدان شمعدان خوابگاہ سحرگاہ ھندوستان دبستان دیوستھان راجھستھان کشورستان لالہ زار گلزار پھلواری خانہ باڑی تکسال گاوسالہ * لفظ فی اور در اور ال ہیں

واسطے ظرفیّت کے جیسا فی الفور الحال درماہ درکار درمیان *
لفظ سدا اول میں جب واقع ہو تب دال ہوتا ہی معنی
دوام پر جیسا سدا بہار *

بحث دوم

کلام اور جملہ وہ مرکب ہی کہ سامع آسکے سُننے کے بعد
محتاج نرہے دوسری بات کا * پہلے جانا چاہئے کہ جملہ بنانے
کے واسطے ایک مُسند اور مُسند الیہ چاہئے اور دونوں میں
ربط کے واسطے ایک رابط ضرور * پس ہندی میں لفظ ہوں
ہی ہیں ہو رابط غیر زمانی ہیں اور لفظ ہونا کے جمیع
صیغے اور لفظ تہا وتہے بیاے مجہول وتہی بیاے معروف
تہیں یا تہیاں بیاے معروف کی دو حالتیں ہیں * ایک
یہہ کہ افعال ناقصہ ہوں اس صورت میں وے بھی رابط
زمانی ہیں * دوسری یہہ کہ بمعنی وجود کے ہوں
اس صورت میں وے فعل لازمی ہیں جیسا لڑکا ہوا یعنی
پیدا زمان حال میں یا عمرو تہا زمان سابق میں *

قسم اول * جملۂ اسمیہ وہ کہ مرکب ہووے مبتدا و خبر
سے اور تمام کلام اسمیہ میں روابط مذکور ہوتے ہیں جیسا

میں عالم هوں تو دانا هی وہ فاضل هی هم غریب هیں
م طالع ور هو وے جانے والے هیں زید فاضل هوا زید و عمرو
اضل هوئے میں کامل هونگا وغیرہ رام تھاکر تھا سیتا ستی تھی*
قسم دوم * جملۂ فعلیہ وہ کہ ترکیب پاوے فعل وفاعل سے *
ور هندي میں سزاوار هی یہہ کہ فاعل و مفعول مقدم هوں
عل پر اور عکس اُسکا بھي درست هی * اور جملۂ فعلیہ میں
ذر روابط مذکور رهتے هیں جب اُس جملے میں فعل ماضي
ریب یا ماضي بعید یا ماضي استمراري یا حال هو جیسا
ہ آیا هی لڑکا هوا هی میں نے مارا هی زید کو وغیرہ * زید
ا تھا لڑکا هوا تھا میں نے مارا تھا زید کو وغیرہ * زید آتا تھا
کا هوتا تھا میں مارتا تھا زید کو وغیرہ * زید آتا هی لڑکا
ؤتا هی میں مارتا هوں زید کو وغیرہ * اور سواے اُسکے باقي
ملۂ فعلیہ میں مقدر رهتا هی جیسا میں مارونگا وغیرہ *
مار وغیرہ * میں ماروں وغیرہ * میں مارتا وغیرہ *
فائدہ * وقت پائے جانے قرینے کے فعل کو جملے سے حذف
ا درست هی خواہ قرینۂ مقالیہ هو جیسا لفظ نہیں جواب
ں اُس شخص کے کہ کہے کھانا لایا ؟ نہیں یعنے نہیں لایا *

یا که ایک شخص نے پوچھا که میں وهاں جاؤں ؟ جواب دیا
که مت یعنے مت جاؤ * یا که جواب میں که لفظ اوهوں
بواو اول معروف وهاے مضموم و واو ساکن و نون غنه * یا که
لفظ هاں جواب میں اُس شخص کے که پوچھے کھانا کھاوگے ؟
هاں یعنے هاں کھاؤنگا * اور خواه قرینهٔ حالیه هو جیسا ایک
شخص نے پوچھا تم باغ کو جاوگے ؟ اور دوسرے نے انکار کیا
اشارے سے سر کے یا هاتھه کے یا قبول کیا اشارے سے *

خاتمه

مشتمل هی چار فصل پر *

فصل اول

حال وه که بیان کرے هیئت فاعل کي جیسا زید سوار
چلا جاتا هي یعنے جاتا هي جس حالت میں که وه سوار
هي اور اُسي طرح عمرو سوتا پڑا هي * یا که بیان کرے
هیئت وشکل مفعول کي مثلاً زید کو مارتے دیکھا یعنے
زید کو دیکھا جس حالت میں که وه مارتا تھا کسي کو یا
اُس کو مارتا تھا کوئي * بعضے کلام میں حال واقع هوتا هي

اس طرح کہ احتمال دونوں سے حال ہونے کا رکھے یعنے فاعل سے اور مفعول سے جیسا میں نے گھوڑے کو روتے دیکھا پس آسکے دو معنے ہیں ایک یہہ کہ میں نے اپنے رونے کی حالت میں گھوڑے کو دیکھا اُس صورت میں لفظ روتے حال فاعل کا ہی * اور دوسرا یہہ کہ میں نے گھوڑے کو دیکھا جس حالُ وہ گھوڑا روتا ہی اور اِس صورت میں حال ہی مفعول سے * اور ہندی میں تذکیر و تانیث حال کی برعایت ذی الحال کی ہوتی ہی چنانچہ زید سوتا پڑا تھا ہندہ سوتی پڑی تھی *

فصل دوم

تمیز وہ کہ دفع کرے ابہام و شک کو اور آسکی علامت اکثر ہی حرف سے یا باے موحدہ چنانچہ زید زبردستی سے یا بجبر چھین لیا یعنے جبراً * اور حرف کر بکاف عربی جیسا میں نے عبارت بھول کر لکھی یعنے سہواً * اور کبھی یے علامتیں مقدر رہتی ہیں اور تذکیر و تانیث تمیز کی موافق ممیز عنہ کے ہوگی جیسا وہ عورت بھلی ناچتی ہی جب ممیز عنہ عورت ہو اور بھلا ناچتا ہی جب ممیز عنہ مرد ہو

فصل سوم دو نوع هیں

نوع اول * یہہ کہ موضوع بامعني هو اور اِس نوع کي
چار قسمیں هیں * اول صفت کہ تابع هی موصوف کا
جیسا اچھا شہر بھلا مانُس * اور اُسکا بیان مرکبات غیر
کلامي میں کما حقّہٗ ہوا هی * دوسرا عطف * حروف
عطف هندي میں هیں لفظ اور و بُن وباے پارسي مضموم
وحرف واو وغیرہ کہ بحث حروف میں مذکور هوئے *
پس حرف عطف کے قبل جو لفظ هو اُسکا نام معطوف علیہ
اور بعد حرف عطف کے جو هو اُسکا نام معطوف هی * اور
معطوف ومعطوف علیہ کے درمیان موافقت شرط هی حالات
میں یعنے اگر معطوف علیہ فاعل هو تو معطوف بھي فاعل
هوگا جیسا وہ آیا اور یہہ لڑکا بھنچا اور بندہ گیا اور لڑکا بھي *
اور اگر معطوف علیہ مفعول هو تو معطوف بھي مفعول هوگا
جیسا اِس گھر اور اُس گھر کو توڑونگا لڑکي اور گھوڑي
کو یہاں لاؤ * تیسرا * تاکید وہ کہ مقرر کردے اپنے ماقبل
کو جیسا آئے مرد سب اُن سبھوں نے کھایا پس لفظ سب
اور سبھوں واسطے تاکید جمعیت کے هی * چوتھا بدل

جیسا ای زید تیرا دینا بھیا پہنچا پس لفظ بھیا بدل ھی دینا سے *

نوع دوم * یہہ کہ توابع مہمل و بے معنی ہوے اگرچہ کبھی ترکیب اسکی ساتھہ متبوع کے مفید ایک معنی کو ہوے جیسا چھری آری پس لفظ آری بے معنی ھی اگرچہ اسکی ترکیب سے معنی حاصل ہوتے ہیں مثلاً شکاری شکار کے مرنے کے خوف سے کہے کہ چھری آری لاؤ یعنے اگر چھری موجود رہے تو چھری لاؤ نہیں تو لاؤ کوئی ایسی چیز کہ اس سے ذبح ہوسکے * اور اس طرح روٹی اوٹی لڑکی بڑکی چوکی ووکی *

فصل چہارم

بعضے فوائد میں

لفظ ملنا و پہنچنا و بھانا و پھبنا و سوجھنا و لگنا کے صیغے اگرچہ افعال لازمی ہیں لیکن اُنکے ساتھہ اکثر متعلقات بصورت مفعول کے آتے ہیں اگرچہ وے فی الحقیقت مفعول نہیں مثلاً فلانی چیز ملی مجھے * تجھے وہاں پہنچنا ضرور * مجھے جانا بدا * یہہ کام تجھے بھاتا نہیں یا اُسے پھبتا نہیں * تجھے یہہ چیز

سوجھي نہيں * تمہيں کيا يہہ کام خوش نہيں لگتا ؟ اور جس طرح فعل مقتضي ھي فاعل اور مفعول کا ايسے ھي مصدر بھي جيسا اُسکو مارنا مناسب نہيں * اِس چيز کو کھانا خوب نہيں *

فائدہ * جب دو شي کو جو بحسب مراتب مختلف ھوں ايک جملے ميں لاويں اکثر ابدا ادني سے کرتے ھيں جيسا ما باپ چھوٹا بڑا جورو خصم کم و بيش رادھا کشن سيتا رام *

فائدہ * کلمۂ سبحان اللہ واسطے تعجب کے ھي اور لفظ واہ وا و شاباش و مرحبا و ماشاءاللہ کلمے تحسين کے ھيں *

فائدہ * دھسنا اور دھسکنا دونوں مترادف ھيں ايسے چوسنا چسکنا ھٹنا ھٹکنا * اور بطور تکيہ کلام اکثر يے الفاظ ذکر کرتے ھيں يعني جو ھي سو * تمہارے سو خير * صاحب مہربان * ناخدا چشم بد دور *

تمت